بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۴ REGD. NO P/GDP-3. شمارہ ۱۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ | ۷ امان ۱۳۶۴ ہش | ۷ مارچ ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ امان (مارچ) ۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں معروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۶ امان (مارچ) ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں عرصہ زیر رپورٹ کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کے بابرکت سائے کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے آمین

● ۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی ؟

سابق وزیر اعلیٰ مغربی پنجاب (پاکستان) جناب محمد حنیف رامے کا ایک حقیقت افروز اور جرأتمندانہ بیان

گذشتہ چند ماہ سے اندرون پاکستان علماء سوء اور ناعاقبت اندیش اہلکاران حکومت کی ملی بھگت سے جماعت احمدیہ کی مساجد اور نجی عمارات پر آویزاں کلمہ طیبہ کو مٹانے کی جو مذموم اور ناپاک مہم جاری ہے اس کے خلاف مغربی پنجاب (پاکستان) کے سابق وزیر اعلیٰ اور کالعدم سیاسی جماعت "پاکستان مساوات پارٹی" کے صدر جناب محمد حنیف رامے کا یہ حقیقت افروز تازہ بیان یقیناً ایک جرأتمندانہ اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے پاکستان کے متعدد کثیر الاشاعت اخبارات کے ساتھ ساتھ روزنامہ "جنگ" لاہور مجریہ ۱۱ فروری ۸۵ء نے اپنے مستقل کالم "نقطۂ نظر" کے تحت تفصیل سے شائع کیا ہے۔ ہم معاصر مذکور کے شکریہ کے ساتھ اس بیان کو اپنے قارئین کے افادہ کے لئے ذیل میں نقل کر رہے ہیں ——— (ایڈیٹر)

"دس فروری ۱۹۸۵ء کے اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر نے دل دہلا کر رکھ دیا ہے کہ تقریباً بیس بائیس احمدیوں کو اس "جرم" میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا رکھے تھے اس سے بھی بڑھ کر خبر کا یہ حصہ غور طلب ہے کہ کچھ مقامی علماء نے اس پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے افراد کے نزدیک یہ ایک عام سی خبر ہے یوں بھی بہت سے لوگ اس قدر سنگ دل اور بے حس ہو چکے ہیں کہ ہر ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ کسی فرقے یا اقلیت کی مذہبی آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ساری قوم ہی آج کل اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کسی نے ہم پر زیادتی کی ہے تو قرآن پاک میں سورۃ المائدہ کی دوسری آیت کی زبان میں "ہلاغصہ" ہمیں اتنا ہی مشتعل کر دے کہ ہم غیر عادلانہ رویہ اختیار کرنے لگیں" پاکستان کے ایک شہری کے طور پر میں سچے دل سے محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارا رویہ اسی غیر عادلانہ رویے کے زمرے میں آتا ہے اگر بات یہیں تک محدود رہتی تو شاید سیاستدانوں کی روایتی بزدلی کا شکار ہو کر میں بھی زبان نہ کھولتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک مختصر سی اقلیت کی خاطر اکثریت کے زور دینی مذہبی تجاوزوں کی مخالفت مول لینے کی جسارت نہ کرتا لیکن بات جماعت احمدیہ کی مخالفت سے آگے بڑھ کر براہ راست خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کے کلمے کی مخالفت تک جا پہنچی ہے۔ وہ علماء اور مذہبی جماعتوں کی وہ قیادتیں جو یہ بتاتے نہیں تھکتیں کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ" آج ان کا کام یہ ٹھہرا ہے کہ وہ اس کلمے کو پھیلانے کے بجائے مٹانے پر تل گئی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک مصرع ... پورے برصغیر میں زبان زد عام ہے کہ "قربان کنکروں کو کلمہ پڑھانے والے"۔ ہمارے علماء اس بات پر تو عش عش کر سکتے ہیں کہ کنکر بھی کلمہ پڑھا اٹھیں لیکن انہیں یہ برداشت نہیں کہ کچھ انسان کلمہ پڑھ لیں کیا محض اس لئے کہ یہ انسان مذہب کے بارے میں جدا گانہ رائے رکھتے ہیں (باقی صفحہ ۱۳ پر)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اور مہتم بالشان اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔ اس روز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں ... حسب توفیق ... [illegible] ... نظارت دعوت و تبلیغ کو بھجوائیں۔ ... حالات ... میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الحلیم و عبد الرؤف، الکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ امان ۱۳۶۴ ہش

مذہبی اور سیاسی جہالت کی کرشمہ سازیاں

اکثر یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ صداقت و معرفت اور علم و حکمت کا غیر محدود خزانہ ہوتے ہوئے بھی اسلام کو اس کے دشمنوں کی طرف سے ہمیشہ ایک خشک، جامد اور قدامت پسند مذہب کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اس قسم کے بے بنیاد اعتراضات کی تائید میں اسلام کی کسی بنیادی تعلیم کو پیش نہیں کیا جاتا بلکہ کور چشم معترضین کے مد نظر مسلمانوں کی طرز معاشرت، اُن کی ناعاقبت اندیش سیاست اور ناگفتہ بہ مذہبی اور اخلاقی حالت ہی ہوا کرتی ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ آئے دن دشمنانِ اسلام کی طرف سے اس قسم کے بے سر و پا اعتراضات کیوں اٹھائے جاتے ہیں؟ وجہ ظاہر ہے کہ آج امت مسلمہ کی مذہبی اور سیاسی قیادت کچھ ایسے ہاتھوں میں مقیّد ہے جو دین و مذہب سے کلیتاً بے بہرہ اور سرتاسر گروہی عصبیت و جہالت میں گرفتار ہیں۔ انہیں اپنی تن آسانیوں، مفاد پرستیوں اور جاہ طلبیوں ہی سے فرصت نہیں کہ وہ اپنے دائرے سے باہر نکل کر معاندین حق و صداقت کو اسلام کے حقیقی حُسن سے روشناس کرا سکیں۔

اس منطقی تجزیے کو حقائق کی کسوٹی پر پرکھنا مقصود ہو تو ہمسایہ ملک پاکستان پر نظر ڈالئے جو دُنیا کے نقشہ پر سب سے بڑی مسلم مملکت اور بزعم خویش اسلام کے قلعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ خود صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے گزشتہ دنوں "نفاذ اسلام کنونشن" سے خطاب کرتے ہوئے اس تلخ اور کربناک حقیقت کا اعتراف کیا کہ ملک کی کل ۵۵ ہزار مساجد میں سے صرف ۸ ہزار مساجد کے امام ایسے ہیں جنہوں نے باقاعدہ کسی دینی مدرسہ سے تعلیم حاصل کی ہے جبکہ ۳۶ ہزار مساجد کے امام الصلوٰۃ نیم تعلیم یافتہ اور ۱۱ ہزار مساجد کے امام دینیات سے کورے اور سفید ان پڑھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس ملک کی مذہبی قیادت ایسے نیم تعلیم یافتہ اور ناخواندہ جاہل ملاؤں کے ہاتھ میں ہو وہاں کے سیاسی قائدین اور اربابِ حکومت کو بھی مذہبی جنون، گروہی عصبیت اور جہالت و خود غرضی کے ناپاک عناصر سے منزہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

یہ اسی دین سے کوری اور غرض پرست مذہبی و سیاسی قیادت کی در پردہ ملی بھگت کا کرشمہ تھا کہ سنہ ۱۹۷۴ء میں سابق وزیراعظم بھٹو نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے ذریعہ ملک کی وفادار اور امن پسند مذہبی جماعت "جماعت احمدیہ" کے چالیس لاکھ کلمہ گو افراد کو بیک جنبشِ قلم دائرہ اسلام سے خارج قرار دیدیا۔ اور یہ بھی اسی ناعاقبت اندیشی اور دین و مذہب سے کلیتاً بے بہرہ مذہبی و سیاسی قیادت کی در پردہ سازباز ہی کی کرشمہ سازی ہے کہ گزشتہ سال ۲۶ اپریل کو بھٹو کے جانشین فوجی حکمران جنرل محمد ضیاء الحق نے نظام اسلام کے نفاذ کے نام پر ایک سرتا سر غیر اسلامی اور بہیمانہ آرڈیننس جاری کر کے ان ہی معصوم اور بے گناہ احمدیوں پر خود کو مسلمان کہنے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کہنے، اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنے اور اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ پھر اندھا دھند مذہبی اور سیاسی قیادت کی یہ شعبدہ بازیاں یہیں تک محدود نہیں رہیں بلکہ نوبت بایں جا رسید کہ صدارتی آرڈیننس کی حدود سے تجاوز کر کے آج برملا طور پر جماعت احمدیہ کے مساجد کو منہدم کیا جا رہا ہے اور اُن پر آویزاں کلمہ طیبہ کو یہ کہہ کر مٹایا جا رہا ہے کہ جب قومی اسمبلی اور صدارتی آرڈیننس احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے چکا تو پھر انہیں اپنی مساجد تعمیر کرنے اور اُن پر کلمہ طیبہ لکھنے کی اجازت کیوں کر دی جا سکتی ہے؟ چنانچہ اب تک ۲۲ سے زیادہ احمدی صرف اس جرم کی پاداش میں گرفتار کئے جا چکے ہیں کہ انہوں نے اپنی مساجد اور عمارتوں پر سے کلمہ طیبہ کو خود اپنے ہاتھوں مٹا دینے کے سرکاری احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی مسلمانوں کے کسی ایسے فرقہ کو مساجد کی تعمیر کرنے، اذان دینے، کلمہ طیبہ لکھنے اور پڑھنے، اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنے اور عقائد و نظریات کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے جسے دوسرے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں، تو پھر علماء کو لازماً مسلمانوں کے ۷۳ سے بھی زائد فرقوں میں سے کسی ایک ایسے فرقہ کی تعیین کرنی پڑے گی جسے دوسرے تمام فرقے متفقہ طور پر مسلمان (باقی صفحہ ۹ پر)

کلمہ طیبہ کے پاسبان

ہم احمدی ہیں دہر میں کلمہ کے پاسباں
کلمہ ہماری زندگی کلمہ ہماری جاں

کلمہ کے ہی طفیل ملا ہم کو اک وطن
کلمہ کے نور سے ہی منوّر ہوا جہاں

افسوس آج حبِ پیمبر کے مدّعی
ہاتھوں میں جن کے آجکل ہے ملک کی عناں

کلمہ مٹا رہے ہیں رسولِ کریم کا
بھڑکا رہے ہیں قہرِ الٰہی کو بے گماں

ہم کو بھی دے رہے ہیں یہی دعوتِ گناہ
دھمکا رہے ہیں "تم نہ کہیں پاؤ گے اماں"

ہم حق پرست ہیں نہ مٹائیں گے ظالمو!
کلمہ کہ جو ہے حق و صداقت کا اک نشاں

سرگودھا ہو یا گوجرانوالہ یا ساہیوال ہے
ہر اک جگہ ہیں احمدی کلمہ کے پاسباں

اک ایک کر کے کلمہ پہ ہو جائیں گے فدا
اک دن تو رنگ لائے گا یہ خونِ فدیاں

پہنچا دے کوئی کرسی نشینوں کو یہ پیام
تم سے نہ رُک سکے گا کبھی حق کا کارواں

دل پر جو نقش ہے وہ مٹاؤ گے کس طرح
ناحق نقوشِ در کی اڑاتے ہو دھجیاں

مُلّا کے ہے نصیب میں روحانی خودکشی
کیوں اُس کی پیروی میں گنواتے ہو اپنی جاں

بدنام کر رہے ہو نبیِ کریم کو
کہتے ہو یہ ہے سنتِ سردارِ دو جہاں

کلمہ مٹا کے بنتے ہو بوجہل و بولہب
مٹ جاؤ گے جہان سے تم بھی ناقصاں!

جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر کے دیکھ لو
ناکام و نامراد رہو گے بہر زماں

چاروں طرف یزید کی فوجیں ہیں موجزن
سینہ سپر ہیں احمدی کلمہ کے پاسباں

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ر نبوت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۳ر نومبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— ایڈیٹر

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی :-

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ط إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ط وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ط وَمَكْرُ أُولٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ○

(سورۃ فاطر آیت نمبر ۱۰)

اس کے بعد فرمایا :-

جیسے مادی دنیا میں

ہر حرکت کے لئے ایک توانائی کی ضرورت

ہوتی ہے. ویسا ہی حال انسانی معاملات کا ہے۔ اور ہر انسانی حرکت کے لئے خواہ وہ جسم کی ہو یا تصورات کی ہو کسی نہ کسی توانائی کے ذخیرے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور بعینہٖ یہی حال روحانی دنیا کا بھی ہے۔ روحانی دنیا میں بھی کسی توانائی کے ذخیرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مادی دنیا میں خواہ کیسا ہی طاقتور اور عمدہ اور کارآمد کارخانہ بنا لیا گیا ہو، مشین بنائی گئی ہو یا نہایت ہی بڑا [illegible] بنا لیا گیا ہو، کارخانہ تیار کر دیا گیا ہو اگر توانائی اس سے آپ کھینچ لیں تو وہ ساری محنت، ساری کوشش، ساری صناعی بے کار چلی جائے گی۔ اسی طرح انسانی معاملات میں بھی کئی قسم کے توانائی کے ذخیرے ہیں جن کو استعمال کر کے انسانی معاملات حرکت میں لائے جاتے ہیں۔ محبت بھی ان میں اثر انداز ہوتی ہے اور نفرت بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ غصہ بھی اثر انداز ہوتا ہے اور رحم بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ بشاشت کا بھی انسانی اعمال اور انسانی تصورات کی حرکت پر اثر پڑتا ہے اور پژمردگی کا بھی انسانی اعمال اور انسانی تصورات پر اثر پڑتا ہے۔ غرضیکہ آپ انسانی معاملات کی کنہ تک پہنچ کر دیکھیں تو ایک بھی ایسا انسانی تصور یا انسانی فعل نہیں جو حرکت میں آیا ہو اور اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی کارفرما قوت نہ ہو۔ ان توانائیوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دونوں طرح سے استعمال ہو سکتی ہیں اور یہی حال توانائی کے ہر دوسرے ذخیرے کا ہے۔ دریا کا پانی ایک توانائی ہے جو بہہ رہا ہو اگر عقلمند ہوشیار قومیں اس کو قابو کر کے مسخر کر کے بجلی بنانے کے کام میں لے آئیں یا نہریں چلا کر زمینوں کی آبیاری کے کام میں لے آئیں تو وہی پانی بعض دفعہ سیلاب بن کر اٹھتا ہے اور دور دراز تک علاقوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ زندگی کی بجائے موت کا پیغام بکھیر دیتا ہے۔ تو توانائی فی ذاتہٖ اگرچہ ضروری ہے اور اس کے بغیر کوئی انسانی عمل یا تصورات حرکت میں نہیں آسکتے مگر کیا رنگ ہیں وہ حرکت میں آئیں گے اس توانائی کا ایک اثر انسانی زندگی پر کیا ہوگا یہ بھی بنیادی مسئلہ جو غور طلب ہونا چاہئے قرآن کریم نے اس کے

ہر قسم کے اثرات کا مختلف آیات میں ذکر

کیا ہے چنانچہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں خوف کا بھی انسانی زندگی پر اثر پڑتا ہے اور طمع کا بھی انسانی زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ بعض اوقات خوف کے نتیجے میں لوگ پژمردہ ہو کر ہمتیں ہار دیا کرتے ہیں۔ اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ خوف کی زیادتی لوگوں کے ایمان کو متزلزل کر دیتی ہے اور بعض دفعہ خوف کے نتیجے میں مایوس ہونے کی بجائے اُن کی اُمیدیں اور بڑھ جاتی ہیں، تو صرف توانائی فی ذاتہٖ کافی نہیں۔ اہم تر مسئلہ یہ ہے کہ اس توانائی کو کیسے استعمال کیا جائے اور کیا اثرات اس کے مرتب ہوں چنانچہ قرآن کریم ان مختلف قسم کی توانائی کی کیفیات کا مختلف آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے۔ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ. کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب اُن پر خوف آتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو انہیں دیکھے گا کہ اُن کی آنکھیں اسی طرح پلٹ رہی ہوتی ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی غشی طاری ہو جاتی ہے۔ آنکھیں پلٹ جاتی ہیں سیاہی نظر نہیں آرہی ہوتی صرف سفیدی دکھائی دیتی ہے۔ تو فرمایا ایک

ایسے لوگ بھی ہیں

جن پر خوف کا یہ اثر ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا کہ دوسری طرف ایسے بھی تیرے غلام ہیں فَزَادَهُمْ إِيمَانًا کہ اسی خوف نے اُن کے ایمان کو بڑھا دیا ہے۔ اُن کے اندر نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ پھر ایک اور جگہ خوف کا ذکر یوں فرماتا ہے تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ کہ عجیب [illegible] بندے ہیں کہ جن پر خوف طاری ہوتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اُن کی امیدیں [illegible] جائیں اُن کی اُمنگوں کو کھا جائے وہ خوف جب وہ [illegible] راتوں کو اٹھ کر [illegible] ہیں اور اپنے خوف کو استعمال کرتے ہیں [illegible] تو وہ مایوسی کی بجائے طمع کا موجب بن جاتا ہے خَوْفًا وَطَمَعًا اس کو دونوں کو اکٹھا استعمال فرمایا۔ حالانکہ بظاہر خوف کے ساتھ طمع کا تعلق کوئی نہیں۔ جب خوف ہو تو امیدیں، تمنائیں سارہ [illegible] ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ کوئی آرزو باقی نہیں چھوڑتا خوف لیکن

خدا کے پاک بندوں پر خوف کا ایک بالکل مختلف اثر

پڑتا ہے۔ وہ بجائے خوف کے نتیجے میں خدا کے حضور اٹھتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ اس لئے اُن کا خوف ان کے لئے طمع کے آثار لے آتا ہے۔ اسی لئے پہلے خوف کا ذکر فرمایا بعد میں طمع کا ذکر فرمایا۔ ان کا ایک دوسرے

"خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں"
(کشتی نوح)
پیشکش :- محمد رفیق صاحب رہبر ہوزیہ پھیرس [illegible] ایکسپورٹ ایجنسی کلکتہ ۲ ۷۰۰۰۰۰
فون :- 270144
گرام :- "GLOBEXPORT"

کے ساتھ ہی تعلق ہے کہ خوف کے نتیجے میں وہ مجبور ہو جاتے ہیں اپنے رب کے حضور راتوں کو اٹھ کر گریہ وزاری کے لئے اور جب وہ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں تو حیرت انگیز ایک انقلاب رونما ہوتا ہے۔ اُن کا خوف طمع میں بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ اُمیدیں لگا بیٹھتے ہیں خدا سے کہ یہ خوف ہمارا نقصان نہیں کریگا بلکہ ہمیں بچا دے گا اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پھر جو کچھ ہم اُن کو عطا کرتے چلے جاتے ہیں وہ اور خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ خرچ کا خوف بھی اُٹھ جاتا ہے۔ پھر کوئی خوف بھی نہیں رہتا۔

تو ایک خوف دُنیا کا ایک انسانی جذبہ ہے کو حرکت میں لاتا ہے۔ انسانی تفکرات کو حرکت میں لاتا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ وہ خوف اپنے وجود کو چاٹ جاتا ہے۔ اور اس کی جائے ایک طمع رونما ہوتی ہے ایک اُمید رونما ہوتی ہے۔ اور اُس اُمید کے پھر نیک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اُس کو پھل لگتے ہیں۔

یہ معاملہ ہے خُدا کے مومن بندوں کا

اور دوسری طرف وہ جو کہ ڈرتے ہیں اُن کے متعلق فرمایا کہ اُن کو سامنے موت نظر آنے لگ جاتی ہے اُن کی آنکھیں پھر جاتی ہیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ انسانی اعمال اور انسانی تفکرات کی حرکت کے لئے کوئی نہ کوئی جذبہ کارفرما ہو۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جذبات کی کوئی قیمت نہیں۔ عقل چاہئے صرف عقل کے بغیر انسان ایسی بات کر سکتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ عقل تو ایک مشین ہے ایک موٹر کی طرح، ایک گھڑی کی طرح ایک ریڈیو کی طرح۔ اس سے زیادہ عقل کی کوئی حیثیت نہیں اُس مشین کو توانائی جذبات مہیا کرتے ہیں۔ اگر انسانی زندگی سے جذبات کو آپ نکال لیں تو بالکل STAND STILL ہو جائے گی ایک مقام پر اگر جامد ہو جائے گی۔ جتنے بھی

بڑے بڑے مفکرین ہیں

خواہ وہ فلسفوں اور نظریوں کے موجد تھے یا انہوں نے سائنس کی دُنیا میں ایجادات کیں اُن کی ہر ایجاد سے پیچھے ایک غم ایک فکر ایک بے چینی تھی جس نے اُن کو مجبور کیا ہے۔ ایک شخص ایک تکلیف کی حالت سے گزرا ہے اُس کا ہمدرد حاصل ہوا ہے۔ اگر وہ سائنس دان تھا تو اُس نے اُس تکلیف کی حالت کو دُور کرنے کے لئے کوئی ایسی چیز ایجاد کر دی کہ اُس سے یہ تکلیف ختم ہو جائے۔ ایک مفکر تھا تو اُس نے یہ سوچنا شروع کیا کہ انسانی معاملات میں یہ جو باتیں ایسی ہیں جو غم پیدا کرتی ہیں دُکھ پیدا کرتی ہیں یہ نظام ناقص ہے اسکی تبدیلی ہونی چاہیے اور وہ ذاتی صدمہ جو اُس کو کسی سے پہنچا تھا وہ ٹھوکر جو اُس کے جذبات کو لگی تھی اُس نے اُس کے دماغ کو حرکت دی اور وہ ایک نظریہ لے کے دُنیا کے سامنے آیا۔ غرضیکہ ہر انسانی فکر کے پیچھے کوئی نہ کوئی جذبہ کارفرما آپ کو نظر آئے گا۔ وہی جذبہ برعکس نتیجے بھی پیدا کر دیتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایجاد کی طرف مائل ہو ایک غم جو ہے مایوسی کی طرف اور دُنیا سے پیچھے ہٹ کر دُنیا سے بھاگنے کی طرف انسان کو مجبور کر دیتا ہے۔ کاہلی اور سستی پیدا کر دیتا ہے۔ انسان نفسیاتی مریض بن جاتا ہے اسی طرح تفکرات کی دُنیا میں بھی تفکرات بھی منفی پیدا ہو جاتے ہیں بعض جذبوں سے کئی ایسے نظریے آپ کو نظر آئیں گے جن میں نظر آئے گا کہ چھوڑ دو بھاگ جاؤ دُنیا کو قطع کر دو۔ دُنیا سے قطع تعلق اختیار کر لو اور الگ ہو کر موت کا انتظار کرو۔ اُس کے پیچھے بھی ایک جذبہ ہے اس فکر کے پیچھے بھی غرضیکہ

جذبات اور عقل کا تعلق

بالکل وہی ہے جیسے مشین کا اُس توانائی سے ہو، جسکے بغیر وہ مشین چل نہیں سکتی۔ قرآن کریم ہی ہر جگہ جذبات سے کام لیتا ہے، کہیں جذبات کو اُبھارتا ہے کہیں اُن کو مناسبت عطا کرتا ہے، توازن اُن کو بخشتا ہے اور جس طرح ایک سائنٹسٹ توانائی سے کام لے رہا ہوتا ہے اس سے بہت زیادہ عقل اور خوبصورتی کے ساتھ، قرآن کریم انسانی توانائی کو توازن بخشتے ہوئے اُن کو کارآمد چیزوں پر لگاتا ہے

یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں

یہ اس لحاظ سے ایک بہت ہی خوش نصیبی کا زمانہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے اوپر جو حالات وارد ہوئے انہوں نے جذبات میں ایک طوفان برپا کر دیا وہ تمام محرکات جو جذبات کو انگیخت کرتے ہیں وہ سارے موجود ہیں دوسروں کی نفرتیں جو مومنوں کے دل پر قیامت ڈھاتی ہیں اُس کے نتیجہ میں بھی جذبات پیدا ہوتے ہیں دوسروں کے غصے خواہ وہ عمل کی شکل میں ہوں، یا گالی گلوچ کی شکل میں ہوں وہ بھی چرکے لگاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اُس کے نتیجہ بھی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ دوسروں کے بلند بانگ دعاوی کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے، تباہ کر دیں گے، تمہارا کچھ نہیں چھوڑیں گے وہ ایک قسم کا خوف پیدا کرتے ہیں اور اُس کے نتیجہ میں بھی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ان جذبات کا کچھ اظہار تو ہم دیکھ رہے ہیں اور

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے

کہ ان جذبات کے نتیجے میں جو جماعت احمدیہ کے پاس اس وقت ایک طوفان کی شکل میں موجود ہیں، احمدی بیہودہ حرکتیں نہیں کر رہے گالی گلوچ میں حصہ نہیں لے رہے کہ اپنے جذبات کو ضائع نہیں کر رہے، نفرتیں کر کے خود اپنے دل کو اور اپنے اندرونوں کو جلا نہیں رہے۔ بلکہ ہر طرف خدا کے فضل سے جماعت کا یہ رُخ ہے راتوں کو اُٹھتی ہے اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتی ہے۔ جو نمازی نہیں بھی تھے وہ بھی نمازی بن گئے ہیں جن کو عبادت کا سلیقہ نہیں تھا انہوں نے سلیقے سیکھ لیئے جن کو لذت نہیں آیا کرتی تھی دعاؤں میں اُن کو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی لذتیں بخش دیں۔ لیکن صرف یہی کافی نہیں۔ قرآن کریم صرف اچھے خیالات یا اچھے کلمات پر بات کو نہیں چھوڑتا بلکہ اُس سے زیادہ استفادہ کی طرف توجہ دلاتا ہے ایک ایسی عظیم الشان روحانی سائنس کو قائم ہے کہ جس کی نظیر دوسری جگہ آپ کو نظر نہیں آئے گی بظاہر یہ ایک بہت ہی اچھا منظر ہے کہ جماعت احمدیہ کے منہ سے پاک کلمات نکل رہے ہیں۔ دعائیں بلند ہو رہی ہیں اور نیک ارادے ہیں بہت ہی خوشکن منظر ہے۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ کافی نہیں کچھ اور بھی چاہیئے

تمہارے پاس بہت بڑی طاقت موجود ہے

اس طاقت سے تمہاری جو مثبت حرکت میں آنی چاہیئے اس کا ایک بہت بڑا حصہ بعض دفعہ خاموش پڑا رہ جاتا ہے تم اس کو حرکت میں نہیں لاتے چنانچہ اسی کی طرف توجہ دلاتا ہے اس آیت کریمہ میں مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا جو کوئی بھی عزت کی تمنا رکھتا ہے وہ سنے کہ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ہر قسم کی تمام تر عزتیں اللہ ہی کے پاس ہیں

تیری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)
منجانب: ... براداران جے۔ ایل روڈ انٹرنیشنل
NO. 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE-560002
PHONE - 228666

اس لئے عزتوں کے لئے خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جب دنیا ذلیل کر رہی ہو تو اور زیادہ توجہ اس طرف مبذول ہونی چاہیئے کہ عزتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں وہ جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے لیکن

خدا کے ہاں عزت پانے کا طریق کیا ہے؟

فرمایا اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ تمہارے جو پاک کلمات ہیں نیک ارادے نیک تمنائیں حمد اور تسبیح دعائیں اور عبادتیں یہ ساری چیزیں خدا کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ اور آسمان کی طرف بلندی کی طرف اُٹھتی ہیں چنانچہ اس منظر کو ہم دیکھ رہے ہیں یہی ہو رہا ہے۔ لیکن ڈراتا ہے کہ تم یہ نہ سمجھ لینا کہ محض جذبات کے نتیجے میں براہ راست دل سے اٹھنے والی دعائیں براہ راست اُٹھنے والے خیالات جو کسی انسانی عمل میں سے گذر کے نہیں جاتے وہ اتنا بلند ہو سکتے ہیں کہ خدا تک پہنچ جائیں ان جذبات کے پانی کو اپنے اعمال کی مشین میں سے گزار پھر وہ طاقت پیدا ہو گی جس کے نتیجے میں تمہاری باتیں آسمان تک پہنچا کریں گی کیونکہ بلندی کی طرف چڑھنا بغیر توانائی کے ممکن نہیں ہے کسی دنیا کے کتاب میں آپ ایسا کلام اس کا ادنیٰ سا نمونہ بھی نہیں دیکھ سکتے جیسا کہ قرآن کریم میں ہمیں جگہ جگہ نظر آتا ہے فرماتا ہے۔ بہت اچھی بات ہے تم دعائیں کر سکتے ہو تم تسبیح کرتے ہو تم تحمید کرتے ہو اللہ کے ذکر کرنے لگ گئے خدا کے حضور رونے لگ گئے، دعائیں کرنے لگ گئے لیکن فرمایا کہ یہ نہ وہم و گمان کر لینا کہ یہ سیدھی چیزیں آرام سے اوپر پہنچ جائینگی اور خدا کے عرش کو ہلا دیں گی فرمایا

وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ

عملِ صالح ضروری ہے

ان کو بلندی عطا کرنے کے لئے وہ توانائی جو عملِ صالح مہیا کرتا ہے اسکی طاقت سے پاک کلام اوپر چڑھا کرتا ہے۔ ورنہ اس میں اوپر چڑھنے کی طاقت کوئی نہیں ہو گی مشین تو ایک بن جائے گی لیکن توانائی کے بغیر حرکت میں نہیں آئے گی، کیسا عظیم کلام ہے، کتنا گہرا فلسفہ، ایک چھوٹی سی آیت میں بیان فرما دیا۔ چنانچہ اس وقت جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ان جذبات کو اس طرح کام میں لائیں اور اس میں ایک اور بڑا گہرا فلسفہ ہے بہت سے لوگ بہت ہی گریہ وزاری سے دُعائیں کرتے ہیں اور روتے ہیں کہ اے خدا ہمارے دُعا قبول کر! ہمارا دکھ دور کر دے اور پھر شکوہ کرتے ہیں کہ خدا نے نہیں سُنا۔ اللہ نے تو بتا دیا تھا کہ میں وہی سنوں گا جو مجھ تک پہنچے گا۔ اور مجھ تک وہی پہنچے گا جس کے پیچھے تمہارے نیک اعمال اس کو قوت بخش رہے ہوں۔ اس کے بغیر میرے آسمان تک تمہاری کوئی صدا نہیں پہنچے گی۔ چنانچہ اس بات پر غور کرتے ہوئے

ایک اور پہلو

بڑا لطیف اس آیت میں سامنے آتا ہے کہ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ میں تو کلم جمع کا صیغہ استعمال فرمایا کہ پاک کلام کثرت سے جو انسان کے دل سے اُٹھتے ہیں خیالات یا کلام منہ سے نکلتا ہے یہ سارے کے سارے ایک جمع کی شکل میں بیان فرمائے نیک تمنائیں دُعائیں، نیک جذبات، یہ ساری چیزیں اللہ تک پہنچتی ہیں۔ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ میں واحد کا صیغہ استعمال فرمایا کہ نیک اعمال یا نیک عمل اس کو اوپر چڑھاتا ہے پہلے جمع کی بات ہو رہی تھی یہ واحد کہاں سے آگیا بیچ میں۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اس آیت کا ترجمہ بدلا دیا اس جمع کے بعد واحد کے صیغہ کی شکل کے نتیجہ میں۔ اور یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے بہت سے تراجم میں وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ اور عمل صالح کا جہاں تک تعلق ہے اللہ اس عمل صالح کو رفع بخشتا ہے۔ بات تو کلام کی ہو رہی تھی، بات تو پاکیزہ جذبات کی ہو رہی تھی اس کے رفع کے لئے کونسی طاقت ہے اگر عمل کو اللہ رفع بخشتا ہے تو پھر اس کو رفع کون بخشتا ہے اس لئے اس کا وہی معنی ہے کہ ہٗ کی ضمیر پہلے جو بیان کیا گیا ہے اسی کی طرف جا رہی ہے کہ عملِ صالح فاعل ہے وہ رفع بخشتا ہے اُس چیز کو جو پہلے گذری ہے

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا حل ایک بہت پیارا تجویز فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات قرآن کریم میں جمع کی طرف واحد کا صیغہ چلایا جاتا ہے۔ اور اس میں کچھ معنی مخفی ہوتے ہیں۔ یہاں معنی یہ ہوں گے کہ ہر کلام کے لیے ایک عمل صالح کی ضرورت ہے۔ رفع بخشنے کے لیے۔ یعنی

پاک کلام خدا کی طرف رفع پاتا ہے

یعنی بلندی اختیار کرتا ہے بشرطیکہ نیک اعمال ان میں سے ہر کلام کو قوت بخش رہے ہوں۔ جب اس بات پر آپ غور کریں تو اس آیت کی ایک اور معانی کا جہاں کھلتا ہوا اور روشن ہوتا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے مراد یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کے خیالات، آپ کے جذبات آپ کی دُعائیں خواہ کتنی بھی ہوں ایک یا دو یا چند اعمال صالحہ اُن سب کو رفع بخش دیں گے۔ بلکہ ہر نیکی یعنی خیالات کی نیکی کے ساتھ ایک نیک عمل وابستہ ہوا کرتا ہے اور اتنے ہی خیالات رفع پائیں گے جن کے ساتھ تطبیق رکھنے والا، اطلاق پانے والا ایک عمل صالح بھی رونما ہو رہا ہو۔ وہ بھی وجود پکڑ رہا ہو۔ یعنی آپ اگر کسی کو نیکی کی نصیحت کرتے ہیں۔ تو وہاں آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ اس آیت کا کیا مفہوم ہے۔ ایک انسان اگر بدیوں میں ملوث ہو لیکن ایک خوبی اُس میں ہو وہ جب اُس خوبی کے متعلق نصیحت کرتا ہے تو اُس بات میں اثر ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اگر اعمالِ صالح کیسے بھی ہوں ایسی نصیحت کر رہا ہو جو نصیحت تو کر رہا ہے لیکن آپ اُس پر عمل نہیں کر رہا اُس نصیحت میں جان نہیں پڑے گی۔ تو

ہر بات جو تم خدا کے حضور پیش کرتے ہو

اُس بات کے ساتھ مطابقت رکھنے والا ایک عمل صالح ضروری ہے جو اس کو قوت بخش رہا ہو اگر تم رحم مانگ رہے ہو اللہ تعالیٰ سے اور تمہارے اندر رحم نہیں ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے تم رزق مانگ رہے ہو لیکن بد دیانتیاں کر کے خدا کے غیر سے رزق حاصل کر رہے ہو اگر خدا تعالیٰ کی عزت کو کچھ کے دے رہے ہو اور خود اللہ کے دین کے لیے اُس کے نام کے لئے غیرت نہیں رکھتے تو جس جس نیک ارادے یا نیک تمنا کے ساتھ اسی قسم کا عمل موجود نہیں ہے۔ وہ چاہے رو کے دعائیں کی جائیں یا خشک آنکھوں سے کی جائیں اُن میں جان ہی نہیں پیدا ہو گی۔ اٹھ کے اوپر جا ہی نہیں سکتیں۔ تو فرماتا ہے کہ بعض دفعہ نیک جذبات ضرور پیدا ہوتے ہیں اس کی وجہ سے نیک خیالات بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر تم واقعی چاہتے ہو کہ وہ رفعتیں پکڑ جائے تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہر نیک خیال کے ساتھ ایک نیک عمل وابستہ ہے جب تم وہ نیک عمل اختیار کرو گے تو وہ نیک خیال جو تمہارے دل میں اُس کے مطابق ہے وہ رفعت پا جائے گا۔ اور

یہ ہے عزت حاصل کرنے کا طریق

اللہ تعالیٰ کے ہاں پوپلی نرم منہ کی باتیں کام نہیں آتیں محض جذبات کا رونا کام نہیں آتا۔ بلکہ اُس نے ایک بڑا تفصیلی طریق سکھایا ہے حکیمانہ، فرمایا ہے

ارشادِ نبویؐ

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ
(ترمذی)

ترجمہ:۔ اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے تو معافی کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھ کو معاف فرما۔

محتاجِ دُعا:۔ کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

یہ اختیار کرو اور پھر دیکھو کہ میں کس طرح دُعاؤں کو سنتا ہوں، ایک بھی چیز ایسی نہیں ہوئی جو تمہارے دل میں تمہارے جذبات میں تمہارے خیالات میں حرکت میں آئی ہو۔ وہ آسمان تک نہ پہنچ جائے عملِ صالح پیدا کرو، چنانچہ

اس پہلو سے جماعت کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے

اتنا بڑا خزانہ ہے جذبات کا جو اس وقت عطا ہوا ہے جماعت کو اگر اس میں سے اسی طرح گزر گئے اور اپنے اعمال کو سدھارنے کی طرف توجہ نہ کی تو بہت بڑی نعمتوں سے محروم رہ جائیں گے یہ اچھی بات ہے کہ مسجدیں آباد ہو رہی ہیں، یہ اچھی بات ہے کہ لوگ راتوں کو اٹھ رہے ہیں۔ مگر باقی انسانی زندگی کے اجزاء پر، اس کے شعبوں پر اس کا اثر نہ ہو، تو یہ پانی سر سے گزر جائے گا۔ اور بعد میں اسی طرح خالی کی خالی جماعت بیٹھی رہ جائے گی اس لئے بڑی تفصیلی طور پر ہر جگہ جماعت کو تنظیم کے لحاظ سے بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں جذبات انگیخت ہو چکے ہیں ان کو اعمال میں پاک تبدیلی کی خاطر استعمال کرنا شروع کریں اور انفرادی طور پر بھی ہر شخص کو اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ان جذبات سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ بہت سی ایسی کمزوریاں ہیں خصوصاً پاکستان میں، کیونکہ وہاں کا معاشرہ بڑا گندا ہو چکا ہے۔ جو احمدیوں میں بھی کسی نہ کسی حد تک داخل ہوئی ہیں، اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے صناع ویسے دیانتدار نہیں جیسا کہ اسلام ان کو دیکھنا چاہتا ہے ہمارے مزدور اس طرح دیانتداری سے اپنی مزدوری کا حق ادا نہیں کرتے جس طرح اسلام ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمارے کارخانہ دار اپنے صناعوں سے ویسا حسن سلوک نہیں کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمارے مالک، جو مزدور سے کام لے رہے ہوتے ہیں وہ اس کے جذبات کا، اس کی ضرورتوں کا، اس کے احساسات کا ویسا خیال نہیں کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ہمارے تاجر، بسا اوقات، ایسی رپورٹیں ملتی ہیں کہ ان میں ایک بڑا حصہ ہے جو دیانتداری کے اعلیٰ تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ ربوہ کے دوکانداروں کو ان ہی دنوں میں میں توجہ دلایا کرتا تھا۔ ربوہ کے مزدوروں کو توجہ دلایا کرتا تھا۔ ربوہ کے تانگہ والوں کو توجہ دلایا کرتا تھا کیونکہ جلسے کے دن قریب آ رہے تھے۔ اس طرف توجہ کرو بہت دور دور سے لوگ آئیں گے اور دیکھیں گے۔ لیکن اب تو لوگ آئیں یا نہ آئیں احمدی آ کے دیکھیں یا نہ دیکھیں

تمام دُنیا کی نگاہیں جماعت احمدیہ کی طرف مرکوز ہو چکی ہیں

اس لئے ایک تو جلسہ سالانہ کا ایک ایسا منظر پیدا ہو گیا ہے کہ ساری دنیا ہی اس جلسہ سالانہ میں سے گزر رہی ہے۔ کبھی جماعت کو اس غور سے نہیں دیکھا گیا جیسا اس دور میں دیکھا جا رہا ہے۔ کثرت سے لوگ آتے ہیں، اور آ کے توجہ کرتے ہیں، اور پوچھتے ہیں جہاں جہاں سے خطوط ملتے ہیں دنیا کے ہر حصے سے یہ خبر بڑی نمایاں ملتی ہے کہ جن لوگوں کو کبھی کوئی پیغام بھی نہیں ملا تھا وہ اس عام شور کی وجہ سے جو دنیا میں برپا ہوا ہے، لوگ آتے ہیں دیکھتے ہیں کہ کس قسم کے لوگ ہیں، کیا ان کے حالات ہیں، کیسی ان کی زندگیاں ہیں۔ اور بڑی گہری نظر سے جماعت کا مطالعہ کر رہے ہیں اصل تو خدا کے در کے درویش، اور فقیر وہ ہیں جو خدا کی خاطر بداعمالیوں سے ہجرت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نیکیوں کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ یہ وہ حرکت ہے جو خیالات کو رفعتیں بخشے گی۔ یہ وہ حرکت ہے جو ان کی دعاؤں کو طاقت عطا کرے گی اور وہ بلند ہوں گی۔

اس حرکت کی ضرورت ہے

اس لئے ربوہ بالخصوص اس وقت میرے مخاطب ہے کہ ربوہ جماعت کا مرکز ہے، اور ربوہ میں جتنا دُکھ اس وقت موجود ہے اتنا میری ہوش میں تو کبھی یاد نہیں کہ اتنا شدید درد کبھی پیدا ہوا ہو۔ بچہ بچہ شدید دُکھ میں

مبتلا ہے۔ اس لئے یہ ایک خزانہ ہے اگر ہم قرآن کی حکمتوں کے مطابق اسے استعمال کریں۔ ان حکمتوں کے مطابق جو قرآن ہمیں سکھاتا ہے۔ اور قرآن فرماتا ہے کہ اس سے جذباتی فائدہ صرف نہیں اُٹھانا۔ نظریاتی فائدہ صرف نہیں اُٹھانا۔ بلکہ عملی فائدہ اُٹھاؤ اور۔

عملی زندگی میں ایک تغیر برپا کر دو

یہ اگر پیدا ہو جائے تو اس ابتلاء سے ہر پہلو سے جماعت کامیاب اور سرخرو ہو کر نکلے گی۔ ایک نئی جماعت وجود میں آ جائے گی۔ ایک نئی زمین پیدا ہو گی، ایک نیا آسمان پیدا ہو گا، اسی لئے بہت ضرورت ہے کہ ہم بڑی تفصیلی کوشش اور محنت کے ساتھ جماعت کے تنظیمی اداروں کے سربراہ بھی اور افراد اپنے طور پر بھی یہ کوشش کریں کہ ہم اپنی بدیاں کو جھاڑ دیں، اس ابتلا کے دوران اور نیکیاں پیدا کر کے نیکیوں کا لباس اوڑھ کر اس سے نکلیں اور اس وقت کی سب سے آسان ہے

اگر اس وقت اس سے کام نہ لیا گیا

تو پھر جو جماعت ابتلاء میں اصلاح نہ کر سکے پوری طرح وہ اچھے حالات میں کبھی نہیں کیا کرتی یہ تو اصولی بات ہے۔ کہتے ہیں لوہا جب نرم ہو اسی وقت اس کو شکلیں عطا کی جا سکتی ہیں جب لوہا سخت ہو جائے تو جس حالت میں سخت ہو گیا پھر ویسے ہی رہ جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں سونا جب آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے، ضرور نکلتا ہے لیکن کندن بنانے کا طریقہ ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے کندن بنانے کی فکر کریں۔ اس آگ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اب تو دن بھی معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے رہ گئے ہیں، اس لئے پیشتر اس کے کہ وہ آسانی کا دَور آ جائے اور اللہ تعالیٰ کی فتح کو ہم نازل ہوتے دیکھیں ہم اس فتح کے لئے ایک سجی ہوئی دُلہن کی طرح تیار ہو جائیں، تھوڑا استغفار کر لیں اپنے اخلاق اور اعمال کی دُنیا میں، ایک نئی جماعت وجود میں آ جائے

یہ ہے وہ حقیقی فتح

جس کا انتظار ہونا چاہیئے اگر یہ فتح نصیب نہ ہو تو پھر دوسری ہر فتح بے معنی ہے۔ اگر یہ حالت پیدا ہو جائے تو اس حالت میں جو شخص بھی مرتا ہے وہ لازماً خدا کے حضور ایک معزز انسان کے طور پر مرتا ہے۔ کیونکہ یہی ہے جو کلام الٰہی ہمیں بتا رہا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا۔ تم عزتیں چاہتے ہو، تم جن کو دنیا میں ذلیل کیا گیا ہے، تو عزتوں کے طریقے ہم تمہیں سکھا دیتے ہیں تم یہ طریقے اختیار کرو کہ اپنے پاک خیالات کے مطابق اپنے اعمال کو پاک بنانا شروع کر دو۔ تو تم اس دنیا کی نہیں بلکہ آسمان کی عزتیں پا جاؤ گے تم ملاءِ اعلیٰ میں شمار کئے جاؤ گے۔ تمہاری باتیں ہی صرف عرش

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔ !!
الرؤف جیولرز
۱۱، خورشید کلاتھ مارکیٹ لمیٹڈ، عثمان ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر: ۶۹۰ ـ ۹۱۱

کے کنگروں کو نہیں چھو رہی ہوں گی، تمہارا وجود آسمان کی بہشتوں میں داخل کیا جائیگا۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی تم آسمانی وجود شمار کئے جاؤ گے۔

کتنا عظیم الشان ایک انعام ہے

جس کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت ہمیں بلاتی ہے۔ اور صرف بلاتی ہی نہیں بلکہ اُس کے سارے طریق بھی سکھاتی ہے۔ عجیب کلام ہے خدا کا، روح فدا ہوتی ہے اور سجدے کرتی ہے جب اس پر غور کرتی ہے۔ پس مَیں تمام دُنیا کے احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اور خصوصاً اہلِ ربوہ اہلِ ربوہ کو تو اس لئے بھی اُٹھانا چاہیئے فائدہ اس موقع سے کہ اگر وہ نہیں اُٹھائیں گے تو لوگ مجھے طعنے دیں گے اور دیتے ہیں۔ پچھلی دفعہ دو خطبے پہلے مَیں نے اہل ربوہ کے غریبوں، درویشوں سے محبت کا اظہار کیا۔ اوّل طور پر تو میرے ذہن میں وہاں کے واقفین زندگی، وہ لوگ جو خدا کی خاطر ہجرت کر کے آئے وہاں بیٹھے رہے رہی تھے۔ لیکن عام غرباء بھی واضح طور پر میرے پیش نظر تھے بعض لوگوں نے یہ طعنہ شروع کر دیا کہ فلاں مزدور پہلے ایمانی کرتا تھا، فلاں صناع پیسے کھا گیا، فلاں تاجر دھوکے باز ثابت ہوا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس طرح ماں کسی بچے سے زیادہ پیار کرے اس بچے کے طعنے ماں کو ہی ملا کرتے ہیں۔ کوئی معمولی سی بھی حرکت بیچارہ کر بیٹھے تو ماں کا سینہ چیر دیتے ہیں لوگ کہ تمہارے بچے نے یہ حرکت کی تم تو بڑی تعریفیں کیا کرتی تھیں۔

وہی کیفیت میرے ساتھ کی جاتی ہے

غیر بھی لکھتے ہیں۔ غیر احمدیوں کے خط آنے شروع ہو گئے ہیں کہ آپ تو جماعت کے متعلق یہ باتیں کرتے ہیں اور اچھی روحانی جماعت بن رہی ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پیسے کھا گیا، فلاں شخص نے اپنی بیوی سے ظلم کیا۔ فلاں نے بچے سے حسنِ سلوک نہیں کیا۔ عورتوں نے خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں کہ یہ اچھے درویش ہیں جو بیویوں کا حق ادا نہیں کرتے، یہ اچھی نندیں ہیں جو بھائیوں کو بیویوں کے خلاف کرتی ہیں ان کے ذہن میں گندی باتیں بھرتی ہیں ان کی بیویوں کے متعلق۔ یہ اچھی مائیں ہیں جو اپنے بیٹوں کے گھر اُجاڑ رہی ہوتی ہیں۔ یہ ایک دو کی بات نہیں ہے بیسیوں خط اس مضمون کے آتے ہیں اور ہر خط مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ اور یہ جائز ہے ایک لحاظ سے۔ ان کا حق ہے کہ مجھے لکھیں۔ اور جو اس کے نتیجے میں مجھے دُکھ پہنچتا ہے وہ میرا کام ہے کہ اسے حوصلہ سے برداشت کروں اور اس کو بھی استعمال کروں جماعت کی اصلاح کے لئے۔ تو یہ بھی تو ایک جذبہ اور یہ بھی تو ایک توانائی ہے۔ پس ان سب باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے

مَیں اہلِ ربوہ کو خاص طور پر کہتا ہوں

خواہ ان کے امیر ہوں یا ان کے غریب۔ امیر تکبر کے نتیجے میں اپنے آپ کو تباہ نہ کریں۔ اور غریب اپنی غربت کو کفر میں نہ تبدیل ہونے دیں۔ خدا پر بھروسہ رکھیں، رزق خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ اگر دیانت داری سے کام لیں گے، دیانت داری سے کام کریں گے۔ اپنی تجارتوں کو پاک اور صاف کریں گے تو اللہ خیر الرّازقین ہے۔ اس کا تو وعدہ یہ ہے کہ جب خوف اور طمع کی حالت میں تم مجھے اُٹھ کے پکارتے ہو وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ کہ ایسے لوگوں سے مَیں یہ سلوک کرتا ہوں ایک جاری چشمہ ان کو نعمتوں اور رزق کا عطا فرماتا ہوں۔ وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور مَیں دیتا چلا جاتا ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی منظر ہم دیکھیں۔ (آمین)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر کے لئے اور چھوٹے بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی اور مشکلات کی دُوری نیز بہنوئی مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی کے مقدمہ میں کامیابی و ملازمت کی بحالی کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - بشارت احمد حیدر قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مرکزی وفد کی

سکریٹری وزارت خارجہ حکومتِ ہند سے ملاقات

حکومتِ پاکستان نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق سراسر ظلم اور ناانصافی پر مبنی جو آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کیا تھا وہ مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق انسانی کے منافی تھا۔

اِس آرڈیننس کو منسوخ کروانے کے لئے جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی طرف سے یو۔این۔او کے ادارہ تحفظِ حقوق انسانی کمیشن کے سامنے درخواست پیش کی گئی جس کی سماعت ہماری اطلاع کے مطابق آخر فروری یا شروع مارچ میں متوقع تھی۔ اِس کمیشن کا چونکہ ہندوستان بھی ایک رکن ہے اِس لئے مناسب سمجھا گیا کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ایک نمائندہ مرکزی وفد وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے مل کر ایک میمورنڈم پیش کرے اور اپنے موقف کی وضاحت کرے تاکہ ہندوستان کی حکومت (جو سیکولر بنیادوں پر قائم ہے اور جس کے دستور میں بلا تمیز مذہب و ملت ہر ایک کو پوری آزادی دی گئی ہے۔) اپنے نمائندہ کو کمیشن کے اجلاس میں ہماری درخواست کی تائید کرنے کی ہدایت دے سکے۔

چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اور ناظر اعلیٰ کی قیادت میں جماعت کا ایک مرکزی وفد جو مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد، مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ (بہار) ممبر صدر انجمن احمدیہ پر مشتمل تھا نے مورخہ ۲۲/۲/۸۵ کو بعد دوپہر وزارت خارجہ کے سکریٹری برائے امور پاکستان شری ایس۔ کے لامبا صاحب (S. K. Lambah. Sb.) سے قریباً نصف گھنٹہ ملاقات کی۔ مرکزی وفد کی طرف سے میمورنڈم کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے معروف اور کثیر الاشاعت اخبارات کے ایک درجن اقتباسات کی فوٹو کاپیاں بھی پیش کی گئیں جن میں پریس نے آرڈیننس کو خلاف اسلام، خلاف انصاف اور خلاف عقل قرار دیتے ہوئے آواز اُٹھائی تھی۔

سکریٹری صاحب موصوف نے اس معاملہ میں پوری دلچسپی کا اظہار کیا اور وفد کو یقین دلایا کہ حکومت ہند پہلے بھی اس معاملہ پر غور کرتی رہی ہے اور وہ سیکولر اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کمیشن کے اجلاس میں اپنے نمائندہ کو اس بارہ میں مناسب رنگ میں تائید کے لئے ہدایت بھجوائے گی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو جانب جماعت کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔

کیا آپ

صد سالہ جوبلی کے اس رُوحانی پروگرام پر عمل پیرا ہیں

(۱):- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

(۲):- ہر روز دو نفل نماز ظہر یا نماز عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳):- کم از کم سات بار روزانہ سُورہ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴):- ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دُعاؤں کا ورد کیا جائے:-

★ — اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

★ — سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۵):- کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دُعائیں پڑھی جائیں:-

★ — رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ★ — اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ✦

نالہ سندرہے

(۱) سٹی مجسٹریٹ سمندری نے قادیانی عبادت گاہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر سفیدی کرادی

سمندری (نامہ نگار) سٹی مجسٹریٹ سمندری چودھری شیر محمد سلیم نے پولیس سٹی چوکی سمندری کے انچارج غلام علی کے ہمراہ سمندری میں مرزائیوں کی عبادت گاہ کا معائنہ کیا اور عبادت گاہ کے اندرونی حصّہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر سفیدی کرادی اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت سمندری کے صدر مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی بھی موجود تھے مقامی مجسٹریٹ نے یہ کارروائی مسلمانوں کے مطالبے پر کی تاہم یہ معلوم ہوا کہ مرزائیوں نے کلمہ طیبہ دوبارہ نہیں لکھا بلکہ پہلے کا لکھا ہوا تھا۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۸۴ء صـ۳)

(۲) کلمہ طیبہ دوبارہ مٹا دیا گیا

چنیوٹ (نامہ نگار) قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات صاف کر دی گئی ہیں۔ مقامی پولیس اور انتظامیہ کے افسروں نے محلہ راجے والی چنیوٹ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات صاف کرا دیں۔ مسلمانوں نے اس سے قبل اس عبادت گاہ سے پہلے بھی کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو صاف کرا دیا تھا لیکن بعد میں قادیانیوں نے دوبارہ لکھ لیا تھا۔

(بحوالہ نوائے وقت (لاہور) ۳۰؍ جنوری ۱۹۸۵ء)

(۳) قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹا دیا جائے گا

مزاحمت کرنے والے کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم

لاہور (سٹاف رپورٹر) صوبائی محکمہ داخلہ نے پنجاب میں تمام ڈویژنل کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پورے صوبے میں تمام قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹانے کے بارے میں ضروری اقدامات کریں گے اور مزاحمت کرنے کی صورت میں ان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمات درج کریں گے اس کے تحت مجرم کو تین سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات شروع ہو گئے ہیں تاہم قادیانی حضرات کا کہنا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی مزاحمت نہیں کریں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ کلمہ طیبہ پہلے سے زیادہ بہتر طور پر دوبارہ لکھا جائے انہوں نے کہا حالات کچھ بھی ہوں قادیانی اپنے آپ کو کلمہ سے الگ نہیں کریں گے کیونکہ یہ ان کے عقیدے کی بنیاد ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے ان کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹانے پر اصرار کیا تو وہ اپنے سینوں پر کلمہ کھدوا لیں گے قادیانی ترجمان نے کہا کہ ان کی برادری نے صرف اس لئے پاکستان کے قیام کی حمایت کی تھی کہ اس کی بنیاد کلمہ پر رکھی گئی تھی۔

(روزنامہ "آفتاب" لاہور ۱۳؍ فروری ۱۹۸۵ء)

(۴) کلمہ طیبہ سینوں پر آویزاں کرنے کے الزام میں ملوث احمدی ضمانت پر رہا

لاہور ۱۳؍ فروری (سٹاف رپورٹر) سیشن جج فیصل آباد نے کلمہ طیبہ اپنے سینوں پر آویزاں کرنے کے الزام میں ملوث ۱۹ احمدیوں کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے چند روز قبل سمیع اللہ، رافع کریم اور ڈاکٹر فضل کریم سمیت ۱۹ افراد کو فیصل آباد پولیس نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت گرفتار کر لیا تھا۔ درخواست دہندگان کے وکلاء نے عدالت کو بتایا کہ ملزمان پر ۲۹۸ سی کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس دفعہ کے تحت کلمہ آویزاں کرنا کوئی جرم ہے وکلاء نے بتایا کہ کلمہ ان کے مذہب کا بنیادی ستون ہے اور جس صدارتی حکم کے تحت ان پر پابندیاں عائد کی گئی تھیں اس میں بھی کلمہ کو منع نہیں کیا گیا۔

(روزنامہ "مغربی پاکستان" لاہور ۱۴؍ فروری ۱۹۸۵ء)

(۵) قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کا حکم غیر اسلامی ہے

(اعتزاز احسن)

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان بار کونسل کے رکن اعتزاز احسن نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کے حکم پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حکم غیر اسلامی ہے کلمہ طیبہ کو مٹانا اسلامی اصولوں کے منافی ہے اس لئے اس حکم کو منسوخ کر دیا جائے۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۳؍ فروری ۱۹۸۵ء)

(۶) قادیانیوں کی حمایت میں مضمون سے حنیف رامے کی شخصیت مشکوک ہو گئی ہے

صاحبِ مضمون اور روزنامہ جنگ کے خلاف اجتماعاتِ جمعہ میں غم و غصّہ کی لہر

لاہور (سٹاف رپورٹر) آج یہاں مسجد شہداء کے ایک بڑے اجتماع میں روزنامہ جنگ کی ایک اشاعت میں چھپنے والے حنیف رامے کے مضمون پر جس میں انہوں نے قادیانیوں کی مساجد سے کلمہ طیبہ ہٹانے کی کارروائی کو ناپسندیدہ کیا تھا سخت برہمی کا اظہار کیا گیا خطیب مسجد نے اس سلسلے میں متعدد مسلم فقہا، علما اور مفسرین کی کتابوں سے حوالے دیتے ہوئے غیر مسلموں کی جانب سے شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی کو جائز قرار دیا۔ انہوں نے مشرکین مکہ کی جانب سے مسجد ضرار کی تعمیر اور مسلمانوں کی جانب سے اس کے انہدام کے واقع کو ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ مسجد شہداء کے خطیب مولانا قاری محمد یونس نے کہا۔ انہوں نے کہا حنیف رامے نے اس قسم کا مضمون لکھ کر نہ صرف صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی ہے۔ بلکہ ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس بھی پہنچائی ہے انہوں نے کہا آج کے بعد حنیف رامے کی شخصیت مسلمانوں کی نگاہ میں مشکوک ہو گئی ہے۔ انہوں نے مجمع میں شریک ہزاروں افراد کی وساطت سے چند قرار دادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فی الفور کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کی راہ میں حائل افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی تحقیقاتی ٹیم کو معطل کر کے کام کو نئی ٹیم کے سپرد کیا جائے اور مولانا مرحوم کے اغوا کو جلد منظر عام پر لا کر قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے دریں اثناء لاہور کی بیشتر مساجد نے نمازِ جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کی حمایت میں حنیف رامے کے مضمون کے خلاف شدید ردِ عمل کا اظہار ہوا ہے۔ مجمع کے ان اجتماعات میں روزنامہ جنگ کی جانب سے حنیف رامے کے اس مضمون کی اشاعت کو بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور کہا گیا کہ ایک ذمے دار اخبار کو عین اس وقت جب کہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کے سلسلے میں کوششیں جاری ہیں اس قسم کا مضمون نہیں چھاپنا چاہیئے تھا قرار دادوں میں اس کے اس اقدام کی بھی مذمت کی گئی۔

(روزنامہ "آفتاب" لاہور ۱۶؍ فروری ۱۹۸۵ء صـ)

مذہبی اور سیاسی جہالت (بقیہ صفحہ ۲)

تسلیم کر چکے ہوں۔ اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر ذرا سوچئے کہ بس خلاف عقل و منطق دلیل کو بنیاد بنا کر آج جماعت احمدیہ کی مساجد اور اُن پر آویزاں کلمہ طیبہ کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کیا اُس کی زد سے پاکستان کی کوئی ایک مسجد اور اُس پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ محفوظ رہ سکے گا؟ اس قسم کی جاہلانہ توجیہات اور دلیل بازیوں کے نتیجہ میں جو شر اور فساد رونما ہو گا کیا اُس سے معاندین اسلام کے اِس بے بنیاد اور بے ہودہ الزام کو تقویت حاصل نہیں ہو گی۔ کہ نعوذ باللہ اسلام ایک خشک، بے برگ و بار، ساکت و جامد، قدامت پرست اور فساد برپا کرنے والا مذہب ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کوئی بھی دلیل دینے سے پہلے ہم اُس کے نتائج پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور مذہبی معاملات میں کوئی فیصلہ دیتے وقت اسلامی عدل و انصاف اور رواداری کے تقاضوں کو ملحوظ رکھیں کہ اسی میں اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و کامیابی کا راز مضمر ہے۔!!

وما علینا الا البلاغ ——— (خورشید احمد انور)

درخواست دُعا

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ درویش (حال مالیر کوٹلہ) کے بڑے بیٹے عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ اسی خوشی میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مختلف مدات میں مبلغ ڈیڑھ صد روپے ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ کی دینی و دنیوی ترقیات خدمتِ دین کی توفیق پانے اور کامیاب زندگی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس کامیابی کو مبارک کرے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

ایک گمراہ کن دلیل کا تجزیہ

ابوطاہر فارانی

—— پچھلے دنوں عالمگیر جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کے نواحی قصبہ چنیوٹ میں اُن دیوبندی و وہابی مولویوں کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جنہوں نے کسی بیرونی اشارے پر مملکت عزیز پاکستان کے کلمہ گو شہریوں کی صفوں میں تشتت وافتراق پیدا کرنے کے لئے احمدیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی مذموم ترین مُہم شروع کر رکھی ہے۔ جس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ان کی اس مہم میں عوام وخواص کے عدم تعاون اور سرکاری کارندوں کی سرد مہری کی کیا وجہ ہے؟ بات اور وجہ تو واضح تھی کہ عامۃ المسلمین کے ضمیر ابھی مسخ نہیں ہوئے۔ نیز وہ کلمہ طیبہ کو مٹانا کفر سمجھتے ہیں۔ اور انہیں بجا بجا طور پر یہ خدشہ ہے کہ اس بے حرمتی سے کلمہ طیبہ کے نام پر عطا ہونے والا یہ مامن عافیت ہی کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے —— لیکن تعصب اور عقل کا تو خدا واسطے کا بیر ہے طویل غور وخوض کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ

انہوں نے یہ مُہم شروع کرنے سے قبل لوگوں کو اس کے لئے صحیح طور پر آمادہ نہیں کیا اور انہیں قائل نہیں کیا کہ کلمہ مٹانے میں کوئی حرج نہیں، دوسرے لفظوں میں ہمیں کلمہ مٹانے کی مُہم کا آغاز کرنے سے قبل اُس احترام کو مٹانا چاہیئے جو ہر مسلمان کے دل میں کلمہ طیبہ کے لئے ہے۔

سُنّتِ رسولؐ ہے

چنانچہ اس فکری مُہم کے لئے بڑے بڑے علمائے دین سے رجوع کیا گیا جس پر ایک پی۔ ایچ۔ ڈی عالم دین نے بڑے سوچ بچار کے بعد ایک بڑی ہی مضحکہ خیز دلیل تخلیق فرمائی —— جب یہ دلیل اسلام کے ایک وارفتہ اور حقیقی عاشقِ رسول اکرمؐ کے کانوں تک پہنچی تو وہ اُسے سُن کر لرز گئے اور انہوں نے بڑے ہی کرب سے اس گمراہ کُن دلیل کا پوسٹ مارٹم فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کی وہ دلیل اور اُس پر اللہ کے اُس برگزیدہ بندے کا تبصرہ و تجزیہ کا مفہوم یہاں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ اہل وطن پر واضح ہو سکے کہ جب کسی انسان کے ہوش وحواس پر تعصب مسلط ہو جائے تو وہ بعض اوقات کس قسم کی خوفناک رُوحانی خودکشی کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کلمہ طیبہ مٹانے کی تائید میں دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "صلح حدیبیہ" کے موقع پر کلمہ مٹا دیا تھا۔ کیونکہ وہ بے محل تھا۔ اس لئے سُنّت رسولؐ سے ثابت ہُوا کہ جہاں بھی "بے محل" کلمہ لکھا ہوا دیکھو اُسے مٹا دو۔

تبصرہ و تجزیہ

یہ دلیل سُنتے ہی اللہ کے اُس نیک بندے نے فرمایا —— یہ دلیل از حد گمراہ کُن ہے کیونکہ وہاں تو کلمہ مٹانے یا کلمہ لکھنے کی کوئی بحث ہی نہیں تھی بلکہ صرف "رسول اللہ" زیر بحث تھا۔ بات یہ تھی کہ حضور پُر نور آقائے دو جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار مکہ کے ساتھ معاہدہ ہو رہا تھا۔ جس میں جب یہ لکھا گیا کہ یہ معاہدہ مکّہ کے "قریش اور محمد رسول اللہ" کے درمیان ہے تو کفار مکہ کے نمائندہ نے کہا اگر ہم آپؐ کو رسول اللہ تسلیم کر لیں تو پھر ہم اتنے پاگل تو نہیں کہ حج سے روکنے کے لئے آتے اور آپ کی مخالفتیں کرتے۔ اس لئے لفظ "رسول اللہ" مٹا دیا جائے اور اس پر ہم اس لئے اصرار نہیں کر رہے ہیں کہ آپ رسول اللہ ہیں بلکہ ہمارے اصرار اور مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک آپ رسول نہیں ہیں۔ معاہدہ میں دونوں طرف کی بات برابر چلنی چاہیئے ہم محمدؐ سے معاہدہ کرنے آئے ہیں محمدؐ رسول اللہ سے نہیں۔ اس تحریر پر بہر حال ہمارے بھی دستخط ہوں گے جس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ ہم نے محمدؐ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوئے اس کی مخالفت کی۔ اس طرح تو ہم خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کر رہے ہوں گے۔ جس پر ہمارے آقا و مولاؐ نے اُن کی توجیہہ کو معقول سمجھتے ہوئے لفظ رسول اللہ مٹا دیا اور ایسا کر کے اپنے مبارک عمل سے اللہ تعالیٰ کے حکم "لا اکراہ فی الدّین" کی یہ لطیف تشریح بھی فرما دی کہ

جب غیروں سے کوئی معاہدہ کرو جس پر اُن کے بھی دستخط ہونا ہوں تو چونکہ معاہدہ پر دونوں فریقوں کے دستخط ہوا کرتے ہیں اس لئے وہاں تمہیں اُن پر اپنے دین کے عقائد جبراً ٹھونسنے کا کوئی حق نہیں اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا اُسوہ ہے جو ساری دُنیا کو روشن کرنے کا اہل ہے۔

دو فریق ہیں

نہیں معلوم ڈاکٹر صاحب نے اس سے یہ استنباط کیوں کر کیا کہ کلمہ مٹانا سُنّت رسولؐ ہے —— جبکہ وہاں بحث کلمہ مٹانے کی تھی ہی نہیں صرف لفظ رسول اللہ کو حذف کر دینے کی تھی —— اگر ڈاکٹر صاحب کے نکالے ہوئے نتیجہ کو سامنے رکھا جائے تو اس صورت میں دو فریق بنیں گے۔ ایک —— وہ جو یہ کہتا تھا کہ کلمہ ضرور مٹانا چاہیئے۔ اور وہ مشرکین کا فریق تھا۔ اور دوسرا —— وہ جس پر کلمہ مٹانا ٹھونسا جا رہا تھا۔ حالانکہ وہ کلمہ کو تسلیم کرتا اور اُس پر ایمان رکھتا تھا۔ پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ وہاں بحث لفظ رسول اللہ کو مٹانے کی بجائے "کلمہ طیبہ" کو مٹانے کی تھی پھر اس صورت میں کلمہ مٹانے والوں کو یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ اے احمدیو! ہم مشرک ہیں۔ ہمارا محمدؐ رسول اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان یہ قدر مشترک ہے ہی نہیں اس کلمہ کو تم مانتے ہو۔ ہم نہیں مانتے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے رسولؐ کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادت گاہوں سے کلمہ مٹانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اگر صُورتِ حال وہی ہے

کیا ان ڈاکٹر عالم دین صاحب کو یہاں بھی وہی صُورتِ حال چسپاں ہوتی دکھائی دے رہی ہے، وہ یہ تو سوچ لیتے کہ اس طرح اُن کی نسبت کس سے نکلتی ہے اور احمدیوں کی کس وجود سے ہے؟ کیونکہ یہ کہنے والا کہ صلح حدیبیہ کی مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب دشمن "کلمہ" کو ناپسند کرے تو محمدؐ رسول اللہ کی سُنّت یہ ہے کہ اُسے مٹا دیا جائے۔ گویا اپنے مُنہ سے یہ اقرار کرتا ہے کہ کلمہ طیبہ کی حفاظت کرنے والوں کا رشتہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اُسے مٹانے اور مٹوانے پر اصرار کرنے والے قریشِ مکہ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ آخر میں اللہ کے اس بندے نے فرمایا —— "اختلاف تو پہلے بھی ہوتے تھے لیکن اُن کے نتیجہ میں طاقتور فریق وہ چیزیں اور نقش مٹایا کرتا تھا جو انہیں پسند نہ ہوں مثلاً خدا کو نہ ماننے والوں نے خدا کو ماننے والوں پر ہمیشہ یہ دباؤ ڈالا کہ تم جو کہتے ہو کہ خدا ایک ہے۔ ہمیں یہ بات پسند نہیں اس لئے تم "خدا ایک ہے" کہنا چھوڑ دو یا تم جو کہتے ہو کہ فلاں تمہارا رسولؐ ہے۔ یہ بات ہمیں پسند نہیں۔ تم اسے چھوڑ کر ہمارے ساتھ آجاؤ۔ ہم تمہیں اپنے سینے سے لگا لیں گے۔

"تاریخ عالم میں یہ سانحہ آج تک نہیں گزرا تھا کہ کسی قوم نے اپنے ہی عقیدے پر ہاتھ صاف کرنے شروع کر دیئے ہوں اور یہ کہہ کر اپنے مخالف کو مجبور کیا ہو کہ تم ہمارا عقیدہ تسلیم کر رہے ہو۔ اس لئے اسے مٹا دو۔ کیونکہ ہمیں کلمہ طیبہ سے تمہیں پیار کرتے دیکھ کر اشتعال آ رہا ہے"

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۲۴ فروری ۱۹۸۵ء)

خدمتِ خلق کا قابلِ تقلید نمونہ

کہ آج جبکہ جماعت پر شدید آزمائش کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت پہلے سے زیادہ اخلاص، عمل اور قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اسلام کے غلبہ کی منزل کو قریب لانے کے لئے ہر میدان میں کوشاں ہیں۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے ایک مخلص اور سرگرم رکن مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مقامی جو آنکھوں کے تجربہ کار معالج ہیں نے خدمتِ خلق اور تبلیغ حق کے لئے ایک قابل ستائش راستہ نکالا۔ موصوف نے وزارت فلاح و بہبود یو پی کو ایک درخواست دی کہ میں آنکھوں کے مریضوں کی خدمت بغیر کسی معاوضے کے کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا فری Testing کیمپ وغیرہ کیلئے میری خدمات حاضر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا موقع عطا فرما دیا۔ یہاں کی ایک سماجی تنظیم نے "کلیان کرتی" نے محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے eye camp میں مریضوں کی Testing اور آپریشن کے بعد جو خدمات ہیں ان کے لئے وقف کر دیا ہے۔ مورخہ ۱۹؍۲؍۸۵ کو مکرم ڈاکٹر صاحب اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ لکھنؤ کے مضافات میں واقع جینٹ نامی مقام پر تشریف لے گئے اور وہاں پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے آنکھوں کے مریضوں کا معائنہ کیا جن کی تعداد قریباً دو صد تھی "کلیان کرتی" کے صدر جناب ومل کمار شرما نے مکرم ڈاکٹر صاحب کی اس بے لوث خدمت کو سراہا اور جماعت احمدیہ کے اس نمونہ سے بے حد متاثر ہوئے۔ ان کے camp ۲۲ میں عموماً ڈاکٹر صاحبان کم از کم ۱۰۰/- روپیہ معاوضہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اس نمونہ کی تقلید کی توفیق بخشے۔ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار۔ داؤد احمد حنفی صدر منصوبہ بند تبلیغی کمیٹی (یو پی)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں مُہر کے استعمال کی وجوہات

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی - امریکہ

غیر احمدی علماء کو مُہر کے معنیٰ اور اُس کو کس مقصد اور غرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت مشکل اور دقت پیش ہے۔ یہ مشکل اُن کی اپنی نافہمی کا نتیجہ ہے۔ مُہر ہر ایک مُلک میں اور تقریباً ہر چھوٹے بڑے دفتر میں استعمال کی جاتی ہے۔ علماء حضرات ساری دُنیا سے الگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ مُہر کا استعمال کسی چیز کے بند یا ختم کر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ پھر اپنی اس پراگندہ خیالی کی وجہ سے لفظ مُہر کو اپنی خواہش کے مطابق فقروں میں استعمال کرتے ہیں اور یُوں کہتے ہیں مُہر لگانا۔ مُہر لگا دینا اور یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ سر بمُہر کرنا۔ لیکن یہ بھُول جاتے ہیں کہ مُہر جو خاتم کا ترجمہ ہے۔ اُس کے یعنی خاتم کے معنیٰ صرف مُہر کے ہیں۔ خاتم کے معنی مُہر لگانے یا سر بمُہر کرنے کے نہیں ہیں۔

اِسی طرح بغیر سوچ اور فکر کے عربی لفظ ختم اور اُس کے مُشتقات کی مثالیں دینی شروع کرتے ہیں اور آخر نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ خاتم کے معنی بند یا ختم کے ہیں لیکن یہ بھُول جاتے ہیں کہ خاتم اور ختم میں اتنا فرق ہے۔ جتنا کہ زمین اور آسمان میں یا دِن اور رات میں۔ خاتم اسم ہے جس کے معنی مُہر یا انگوٹھی کے ہیں۔ ختم مصدر ہے جس کے معنی کلام کے سیاق و سباق کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن ختم کے معنی کبھی بھی مُہر اور انگوٹھی کے کسی لٹریچر میں استعمال نہیں ہوئے۔ اگر یہ درست نہیں تھا تو اُٹھتا ایکر۔ ختم اور خاتم میں یہ واضح اور بیّن فرق ہے کہ ختم کے معنی وہ نہیں ہیں جو خاتم کے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ علماء کیوں خاتم کی لغوی تحقیق کے دوران لفظ ختم کو درمیان میں لے آتے ہیں اور اُن کی ساری کوشش اور علمی تحقیق لفظ ختم پر ختم ہوتی ہے۔ اور اصل جو لفظ خاتم ہے اور زیر بحث ہے اُس سے دُور بھاگتے ہیں تاکہ عوام کو حقیقت کا علم نہ ہو جائے۔

خاتم النبیین کے معنی کی تحقیق

غیر احمدی علماء کے لئے یہ ضروری ہے کہ خاتم النبیین کے معنی کی تحقیق میں یہ ثابت کریں کہ ختم اور خاتم دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ اگر دونوں کے معنی ایک نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اُن کا ختم سے مثالیں دینا تضیع اوقات ہے اور اُن کا مقصود مفقود۔

مُہر کے استعمال کی وضاحت

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد چہارم میں لفظ خاتم پر ایک مبسوط آرٹیکل شامل کیا گیا ہے۔ اِس آرٹیکل میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دفعہ بازنطینیوں کو ایک تبلیغی خط لکھنا چاہا تو آپؐ کو بتایا گیا کہ اگر خط پر مُہر نہ ہو تو بازنطینی لوگ اس کو نہیں پڑھتے تو اُس وقت آپؐ نے اپنے لئے ایک مُہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ بازنطینی لوگوں میں مُہر کا استعمال عام تھا۔ ہر بازنطینی کے پاس مُہر ہوتی۔ اِس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ بازنطینی لوگ مُہر کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اِسی وجہ سے وہ خط یا تحریر جس پر مُہر نہ ہوتی وہ قابلِ التفات نہ ہوتی۔

کیا علماء حضرات بتائیں گے کہ بازنطینی لوگ کیوں مُہر کے بغیر کسی تحریر کو قابلِ قبول نہ سمجھتے تھے اور آنحضرتؐ کا خط پر مُہر لگانے کا کیا مقصد تھا؟

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے کہ دستخط اور مُہر دونوں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ کِسی تحریر پر دستخط اور مُہر دونوں ہی ہوتے ہیں اور کسی پر ان دونوں میں سے ایک۔ لیکن مشرقی ممالک میں مُہر کو دستخط سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں مُہر کے استعمال کی مندرجہ ذیل وجوہات انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بیان ہوئی ہیں۔

(۱):- مُہر کا استعمال تحریر کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔

(۲):- ثبت مُہر میں کبھی اِس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ جس چیز پر مُہر لگائی گئی ہے اُس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۳):- مُہر میں اتھارٹی اور اختیارات کا اظہار ہوتا ہے۔

(۴):- مُہر اگر کسی کتاب وغیرہ پر لگائی جائے تو اُس سے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ کتاب اُس شخص کی ہے جس کی یہ مُہر ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ مُہر اِس لئے لگائی جاتی ہے تاکہ کسی چیز کو ختم کر دیا جائے۔ جیسا کہ غیر احمدی علماء کا دعویٰ ہے کہ جہاں ثبتِ مُہر ہو جائے اُس کے بعد آئندہ اُس چیز کا خاتمہ۔

اب یہ اِن علماء کی ذمہ واری ہے کہ مستند لٹریچر سے شہادت پیش کریں کہ ثبتِ مُہر کا مقصد آئندہ کے لئے اختتام۔ آج تک کوئی ثبوت اور شہادت پیش نہیں کر سکے۔ البتہ اپنی من مانی تشریح اور توضیح ضرور کرتے ہیں جس کا حقیقت سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ علماء سُوء کو ہی یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ خاتم کے معنی ختم کے کرتے ہیں اور کبھی یہ ثبوت پیش نہیں کرتے کہ اُن کے نزدیک ختم کے معنی خاتم کے بھی ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دانشمند کے معنی عقلمند کے ہوں لیکن عقلمند کے معنی دانشمند نہ ہوں۔

ناسخ و منسوخ

جو علماء قرآنی آیات کے بارہ میں ناسخ و منسوخ کے عقیدہ کے قائل ہوں۔ یعنی قرآن مجید میں اُن کے نزدیک بعض ایسی آیات بھی ہیں جو ناقابلِ عمل ہیں ایسے علماء سے یہ بعید نہیں کہ خاتم کے معنی ختم کے کرلیں۔ دنیاوی وجاہت اور جھوٹی عزّت کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ سب عزّتیں اللہ تعالےٰ کی ذات کے لئے ہیں۔

انبیاء کی مُہر

غیر احمدی مولوی صاحبان اپنی نافہمی کی وجہ سے انبیاء کی مُہر کا معنیٰ یہ کرتے ہیں کہ انبیاء ختم۔ اِن سے کوئی یہ تو پوچھے کہ پھر وزیر کی مُہر۔ سلطان کی مُہر۔ عدالت کی مُہر کے معنی یہ ہوئے کہ وزیر۔ سلطان۔ اور عدالت سب ختم۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ مولویوں کے مُہر کے معنی صرف اور صرف انبیاء پر چسپاں ہوتے ہیں اور اِسی طرح سے خاتم کے معنی ختم صرف اور نبیوں پر اُسکا اطلاق ہوتا ہے۔ اور کہیں بھی خاتم کے معنی ختم کے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ختم کے معنی کسی جگہ خاتم یعنی مُہر یا انگوٹھی کے استعمال ہوئے ہیں۔

وما علینا اِلّا البلاغ ✦

جماعتہائے احمدیہ آندھرا پردیش کا سالانہ جلسہ

اور

مجالس انصار اللہ و خُدام الاحمدیہ کے صوبائی اجتماعات

مورخہ ۱۶ ار۔ ۱۷ ر مارچ بروز ہفتہ و اتوار بمقام کنڈور ضلع ورنگل میں جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ جو افراد جماعت اس جلسہ میں شرکت فرما رہے ہوں قبل ازیں محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر صوبائی تبلیغی کمیٹی آندھرا پردیش کو احمدیہ مسلم مشن افضل گنج حیدر آباد کے پتہ پر مطلع فرمائیں اسی موقع پر خدام و انصار کا سالانہ اجتماع بھی ہو گا۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس
انچارج مبلغ آندھرا پردیش

بروزِ حشر بھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے - کرے گا ایک وفا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاج رُوحانی - مگر ہے رُوح شفا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(حضرت المصلح الموعودؓ)

منقولات

مذہبی فرقہ واریت

ارشاد احمد حقانی

مذہبی فرقہ واریت تعلیمات اسلام کی روح کے سراسر منافی ہے اور اس کی وجہ سے ملت اسلامیہ داخلی وحدت سے محروم ہو جاتی ہے۔ یہ خلاصہ ہے ان بیشمار خطوط کا جو اس موضوع پر قارئین کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آج سعودی عرب سے آنے والا ایک فکر انگیز خط ملاحظہ فرمائیے۔

دہران سے جناب محمد صالح نور لکھتے ہیں :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم محترم حقانی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ نے "مذہبی فرقہ واریت" کے بارے میں اظہار خیال کی دعوت دے کر بہت جرأت سے کام لیا ہے کیونکہ آپس میں مل کر آہ و زاریاں کرنے میں جو مزا ہے وہ اکیلے میں نہیں ہے۔ مگر اپنا خیال ظاہر کرنے سے قبل میں آپ سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس قسم کی خیال آرائی بمطابق ایک انگریزی مقولہ "ہوا میں باکسنگ کرنے" کے مترادف ہوگا۔ نتیجہ کی امید رکھنا فضول ہے۔ اس کی اصل وجہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدا کردہ وہ نفرت ہے جو ہماری رگ رگ میں سرایت کر چکی ہے۔ ہمیں آپس میں بھی اور غیروں سے نفرت کرنے کی نسل در نسل تعلیم و تربیت دی گئی ہے۔ اور ہم صدیوں سے ایسا کرتے اور اس کا خمیازہ بھگتتے چلے آ رہے ہیں۔ کم از کم ہم اسلام میں فرقہ واریت کا الزام غیروں پر نہیں دھر سکتے۔ یہ ہمارا اپنا ہی کیا دھرا ہے اور اب جو آپ اس کو ختم کرنے کا علم لے کر میدان میں اترے ہیں تو یہ ایک قسم کا وقت اور طاقت کا نقصان ہے کہیں آپ اس کی جڑوں کو ہلاتے ہلاتے درخت کی ہریالی سے ہی نہ ہاتھ دھو بیٹھیں۔ (خاکم بدہن)

آپ نے ایک معصوم بچے کا ذکر کیا ہے۔ میں بھی آپ کو ایک واقعہ لکھتا ہوں۔ میں جب فیصل آباد میں قیام پذیر تھا تو میرے ایک دوست مہتاب نگر میں رہتے تھے۔ وہ مسجد میں جا کر نماز ادا نہیں کرتے تھے ان کے پاس اہل محلہ کا وفد آیا کہ آپ مسجد میں تشریف لایا کیجئے تو انہوں نے کہا کہ میں تو مسجد میں آنے کے لئے تیار ہوں مگر آپ یہ بتلائیے کہ کون سی مسجد میں آیا کروں۔ میں جس مسجد میں بھی نماز کے لئے آؤں گا دوسرے لوگ مجھ سے خفا ہو جائیں گے۔ میں خود یہ بھی نماز ادا کرتا ہوں کہ میرے گھر میں سب لوگ مسلمان ہیں جبکہ باہر ایسا نہیں ہے۔ ... بتلائیے کہ ... مسلمانوں کے لئے کون سی پناہ گاہ ہے۔ کم از کم موجودہ حالات میں ہر محلہ میں ایک مسجد تو ایسی ہونی چاہئے جہاں تمام مکاتیب فکر کے لوگ مل کر نماز ادا کر سکیں مگر یہاں بھی ایک مشکل ہے۔ ہمارے ہاں تو اذان میں فرق ہے۔ ادائیگی نماز میں فرق ہے۔ نماز کے بعد دعا میں فرق ہے اور نہ جانے کیا کیا فرق پیدا کر دیئے گئے ہیں جس سے ہمارا ایک دسترخوان پر جمع ہونا قریباً قریباً محال ہو کر رہ گیا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو ہمیں وہ ہونا چاہیئے جو ہمیں غیر سمجھتے ہیں۔ جب پاکستان بنا تو تبدیلی آبادی میں کسی فرقہ کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ جو مسلمان تھا اسے پاکستان کی طرف دھکیل دیا گیا۔ اور آپ جب یورپ یا امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں جائیں تو آپ کو صرف مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم وہی بن جائیں جو غیر ہم کو سمجھتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہے کہ اپنوں کی نظر میں کافر، غیروں کی نظر میں مسلم ؟

مجھے یاد ہے کہ لاہور ہائیکورٹ میں جسٹس ایم آر کیانی ایک کیس کی تفتیش کر رہے تھے کہ وہاں یہ سوال پیدا ہوا کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ تو مسٹر کیانی نے علماء سے دریافت کیا کہ آپ بتلائیے کہ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ تو علماء نے آپس میں مشورہ کے بعد کہا کہ ہمیں اس کے لئے کچھ مہلت دیجئے۔ تو جسٹس کیانی نے فرمایا کہ آپ کو ڈیڑھ ہزار سال کی مہلت مل چکی ہے اس سے زیادہ کی مہلت دینا اس عدالت عالیہ کے اختیار میں نہیں ہے تو اسی وقت ایک پہلوان جو اس عدالت میں موجود تھا وہ کھڑا ہوا کہ مجھے اجازت دیجئے میں ابھی بتلائے دیتا ہوں کہ مسلمان وہ ہے جو "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھے مگر شومئی قسمت کہ یہ تعریف علماء کے لئے کافی نہیں تھی۔ باتیں تو بہت ہیں اگر کرتے چلے جایئے اور ماضی کو کھنگالئے تو حاصل کچھ نہیں ہوگا سوائے خون کے چھینٹوں کے کچھ نہ ملے گا۔ حضرت عمرؓ کے خون کے چھینٹے، حضرت عثمانؓ کے خون کے چھینٹے، حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ اور ہزاروں بزرگوں کے خون کے چھینٹے اپنوں کے ہاتھوں قتل کئے جانے والے اماموں کے دامن تار تار نظر آئیں گے اور یہ کام غیروں نے نہیں کیا۔ یہ صرف ... ہوا جس کو دور کرنے کے لئے آج آپ علم جہاد کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ یہ تو دیکھیں کہ پاکستان کا المیہ کیا ہے جو بھی برسر اقتدار آیا اس نے اپنی ذات کو منوانے کی بھرپور کوشش کی ہے اور رہ گئی فرقوں کی بات، اس نے یہی کہا ہے کہ سب ٹھیک ہے جو کوئی جو چاہے عقیدہ رکھے مجھے اعتراض نہیں ہے مگر میری کرسی کو ہاتھ نہ لگائے حالانکہ یہ مسئلہ عوام کی نسبت حکمران زیادہ احسن طریق پر حل کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس مسئلہ کو باحسن طریق حل کیا تھا مگر اس کے لئے صدیق ہونا ضروری ہے۔ چھوڑ یئے بات طبی ہو جائے گی اور میرے قلم کی روانی مجھے بھٹکا دے گی اس لئے اور بات کرتے ہیں۔ آپ اور قارئین کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کا حل کیا ہے تو میری حقیر رائے میں اس کا واحد اور یکتا حل علوم قرآنی سے آگہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ قرآن پاک کو نہ سمجھنے اور نہ پڑھنے سے ہی یہ سب برائیاں جنم لیتی ہیں۔ آپ قرآن پاک کو بغور پڑھئے تمام فرقہ بندیاں، نفرتیں اور دیواریں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اس کی میں آپ کو دو مثالیں دیتا ہوں گذشتہ دنوں ہمارے ایک بہت "بڑے" آدمی نے یہ کہا کہ الیکشن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اس کے متعلق میں نے انہیں لکھا کہ قرآن کریم میں الیکشن کا ذکر موجود ہے مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ تم کو حکم فرماتا ہے کہ تم اپنی امانتوں کو اہل اور قابل لوگوں کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں میں حاکم بنائے جاؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ خدا تعالیٰ تم لوگوں کو بہتر نصیحت فرماتا ہے ... اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کی جو تم میں سے برسر اقتدار آ جاوے اور جب کوئی اختلاف پیدا ہو تو اللہ اور رسول سے رہنمائی حاصل کرو۔" (سورۃ النساء ۵۸-۶۰)

دوسری بات بھی ذکر کر دیتا ہوں کہ ہمارے بہت سے دوست زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر زندگی کا تصور نہیں رکھتے جبکہ قرآن کریم میں یہ پیش گوئی موجود ہے کہ دوسرے سیاروں میں زندگی کے آثار ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

"اور اس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے بلندیوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو پیدا کیا جو رینگنے والے جاندار ان دونوں مقامات پر موجود ہیں اور وہ جب چاہے گا ان دونوں مقامات کے جانداروں کو اکٹھا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورۃ شوریٰ ۲۹)

ان دو امور کا ذکر کرنے سے مقصود محض یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کا بغور مطالعہ کیا جائے تو تمام قسم کی رہنمائی اس میں موجود ہے مگر خدا گواہ ہے کہ میں نے پاکستانی مسلمانوں کو غلط قرآن مجید پڑھتے اور غلط سلط الفاظ میں دعائیں مانگتے خانہ کعبہ کا طواف کرتے بارہا دیکھا ہے اور جبکہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو محض ایک رسم پوری کرنے سے کیا حاصل اور یہی ایک وجہ ہے کہ جس سے ہم آج مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ذرا دیکھئے قرآن کریم گروہ بندیوں اور فرقہ بندیوں کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ اس کو پڑھئے اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر گواہی دیجئے کہ آپ کا تعلق کس فرقہ سے ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مگر اسے ہم یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ ہمارے متعلق نہیں ہے۔ اگر قرآن کا فرمان ہمارے لئے نہیں ہے تو پھر کس کے لئے ہے ؟

"یقیناً جن لوگوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا اور الگ الگ گروہ بنا کر بیٹھ گئے (اے رسولؐ) تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا معاملہ خدا سے ہے وہی ان کو بتائے گا کہ وہ کیا حرکتیں کرتے رہے ہیں۔"

(سورۃ الانعام ۱۵۹)

اب آپ خود بتلائیے کہ اگر فرقہ بندی سے رسولِ خدا سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے تو ہمارا کون والی وارث ہے۔ اسے کہتے ہیں چراغ مصطفوی لے کر جہان میں بولہبی کی آگ لگاتے پھرنا (بقول مولانا ظفر علی خان مرحوم) ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

لکھنے کو تو بہت کچھ ہے مگر میں آپ کو یقین دلا دوں کہ حاصل کچھ نہیں ہوگا کہ اس وقت اسلام سے مطلب ہی فرقہ بندی لیا جاتا ہے اور فرقہ بندی کے بجائے یہیں بہت سی حلقیں بھی بن چکی ہیں جو فرقہ پرستوں کا واحد سہارا ہیں۔ آپ لکھتے رہیں اور علماء کو ایک دوسرے کو کافر کہنے دیں اور یہ سلسلہ قیامت تک چلے گا۔

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور

اپنی اپنی بولیاں سب بول کر مر جائیں گے

آپ کی طرح "بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں"۔ حکومت کو مجبور کریں کہ تمام فرقے ایک آرڈیننس کے ذریعہ کالعدم قرار دے کر صرف اسلام کو قائم کیجئے جس کا اسلام محمد رسول اللہ کا اسلام ہو اور ہمارا اسلام۔ جب تک اسلام گروہوں اور فرقوں میں تقسیم رہے گا اس سے ہم خدا اور رسولؐ کا اسلام نہیں لے سکیں گے۔ اگر میری کوئی بری باتیں بری لگیں تو ایک مجذوب اور دیوانہ سمجھ کر معاف کر دیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی

۱۹ ستمبر ۱۹۸۴ء)

ظُلم کے خلاف آواز

جودھپور کے چودہ محبّانِ اسلام کا مشترکہ احتجاجی بیان

گزشتہ تقریبًا ایک سال سے ہمسایہ ملک پاکستان میں دین و مذہب کے اجارہ دار ملاؤں اور ہوسِ اقتدار کے مارے فوجی حکمرانوں نے نفاذِ اسلام کے نام پر افراد جماعت احمدیہ کے لئے ظلم و نا انصافی کا جو بازار گرم کر رکھا ہے اس کے خلاف دُنیا کے ہر گوشہ سے صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ ایسا ہی ایک مشترکہ احتجاجی بیان ہمیں جناب ابوالاسرار صاحب رمزیؔ اٹاوی ایم اے۔ جودھپور (راجستھان) کی جانب سے بصیغہ ڈاک بدر میں اشاعت کی غرض سے موصول ہوا ہے جس کے نیچے جودھپور شہر کے چودہ اہل علم اور ذی اثر مسلمان بھائیوں کے دستخط ثبت ہیں۔ (ایڈیٹر)

"ہم کسی جماعت یا فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ صرف سچائی کو قبول کرتے ہیں۔ ہم برسوں سے سُنتے آرہے ہیں کہ احمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور یہ کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ہم نے ان کا لٹریچر دیکھا پھر ہم نے قرآن کریم سے ملایا تو ایک بھی بات ایسی نہیں پائی جس کی بنا پر ان کو اسلام سے خارج کیا جا سکے۔ ان کے ہاں پانچوں ارکان کلمہ، روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ بالکل وہی ہیں اور وہی قرآن و حدیث کی کتابیں جو اہل حدیث اور سُنّیوں کے پاس ہیں۔ اور یہ الزام بھی غلط نکلا کہ (حضرت) مرزا غلام احمدؑ کسی نئی شریعت کے حامل تھے۔

احمدی دعوت الی اللہ کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اپنوں میں تبلیغ کرنا ایک معمولی کام ہے۔ لیکن بین الاقوامی سطح پر غیر ممالک میں جاکر ان کی زبانوں میں اسلام پہونچا کر مسلمان بنالینا ایک کارنامہ ہے۔ ان کے مشن ہر جگہ قائم ہیں۔ قرآن کے ترجمے دُنیا کی کئی بڑی بڑی زبانوں میں کر چکے ہیں۔ نرے "مُلّا" یا "ابلہ مسجد" نہیں ہیں۔ دین دُنیا کی اعلیٰ تعلیمات سے آراستہ ہیں۔ فلاحی کاموں سے بھی غافل نہیں ہیں۔ لائبریری، شفاخانے اور کالج بناتے ہیں اور غریبوں کی امداد بھی کرتے ہیں۔ یہ نہ ملک کے باغی ہیں نہ قرآن کے مجرم ہیں۔ "ہر ایک سے محبت کرو اور نفرت کسی سے نہیں" یہ ان کا مقولہ ہے۔ سائنس اور ریسرچ کی دُنیا میں وہ کسی سے پیچھے نہیں۔

افسوس کا مقام ہے جو جماعت کافروں کو تو مسلمان بنا رہی ہے اس کو کافر بتایا جا رہا ہے۔ مولویوں کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنے مومن و مُسلم ہونے کا ثبوت مع شناختی کارڈ پیش کریں۔ ورنہ بتائیں کہ کسی کو کافر بنانے کا قرآن و حدیث میں کیا ثواب رکھا ہے؟ جو نظام قرآن و سُنّت کے خلاف ہو اس کو ISLAMIC REPUBLIC کہنا اس کی توہین ہے۔ جو لوگ قرآن کا مذاق اُڑا کر ایک فرقہ کی دِل آزاری کر رہے ہیں ہم اُن سے بیزار ہیں۔

ماضی میں پریوی کونسل اور متحدہ ہندوستان کی ہائی کورٹس کے کئی مسلمان اور انگریز ججوں نے احمدیوں کا مُسلمان ہونا تسلیم کیا ہے۔ علاوہ ازیں مفکرین اور مشہور شخصیتیں ان کو ایک اصلاح یافتہ اور دانشور فرقہ سمجھتی ہیں۔ اُن میں یہ حضرات شامل ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال، علامہ نیاز فتحپوری، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا شبلی، سر سیّد، علامہ شلتوت شیخ الازہر، خواجہ حسن نظامی، سلطان ابن سعود، مولانا محمد علی جوہر۔ سب کے فیصلوں سے بڑھ کر اللہ کا فیصلہ ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔ سورۃ نساء کی آیت ۹۵ میں یہ حکم موجود ہے:-

"جو تم کو اظہار اسلام کے لئے سلام کرے تم اس کو یہ نہ کہنا کہ تو مومن نہیں"

اس فیصلہ کے بعد ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے خلاف جو ایجی ٹیشن چل رہا ہے اس کے لئے کوئی جواز نہیں۔ ہم حق کی حمایت میں آواز بلند کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہم احمدیوں کی حمایت نہیں بلکہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔"

(دستخط)

(۱) اشراق صدیقی پاوٹا جودھپور۔ (۲) ایم اے انصاری (۳) اسرار صدیقی محلہ اُودے مندر جودھپور (۴) عبدالسلیم (۵) عبدالعظیم خان ایم کام سی اے انٹر (۶) عالم علی خان حویلی جودھپور (۷) مشتاق صدیقی شوپ ہاؤس جودھپور (۸) ابراہیم خان حویلی (۹) محمد صدیق تجارت کالونی جودھپور (۱۰) اسلم شیخ جودھپور (۱۱) شہزاد علی (ایم اے ایل ایل بی ناقل) ہندو مان بھاکوری جودھپور۔ (۱۲) جلال الدین محلہ اُودے مندر آسن جودھپور۔ (۱۳) اعتقاد الدین (ریٹائرڈ ناقل) کھاریہ کنوئاں محلہ اُودے مندر جودھپور (۱۴) ابوالاسرار رمزی اٹاوی ایم اے جودھپور۔

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۱۶؍۲؍۸۵ کو بعد نماز مغرب گورو نانک ہال سینگولین کلکتہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مظہر احمد صاحب ہانی کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے عزیزہ شاذیہ پروین سلمہا بنت مکرم میاں مشتاق احمد صاحب سہگل آف کراچی کا نکاح عزیز طاہر احمد سہگل سلمہ ابن مکرم میاں بخش الٰہی صاحب سہگل آف کلکتہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز بوقت دوپہر گورو نانک ہال ہی میں مکرم میاں بخش الٰہی صاحب سہگل نے اپنے بیٹے کی طرف سے کم و بیش سات صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ نکاح اور دعوت ولیمہ ہر دو تقاریب میں برادری کے غیر از جماعت افراد کی بھی ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ خوشی کے اس موقعہ پر والدہ عزیز طاہر احمد سہگل سلمہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ادارہ)

(۲) مورخہ ۷؍۸؍۸۴ کو "مبارک منزل" ناصر آباد میں مکرم لئیق احمد صاحب آف کانپور (یوپی) حال مقیم غانا (مغربی افریقہ) اور عزیزہ شاہدہ مبارک سلمہا بنت مکرم مبارک احمد صاحب ثاقب ساکن ناصر آباد (کشمیر) کی تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی۔ نکاح کا اعلان قبل ازیں ماہ اپریل ۱۹۸۴ء میں ہو چکا تھا۔ بارات میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ اور عزیز سید کلیم الدین احمد سلمہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان شامل تھے۔ جن کے قیام کا انتظام کعنہ بل میں کیا گیا تھا۔ خاکسار۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

(۳) مورخہ ۲۷؍۱؍۸۵ کو عزیزہ فرزانہ بیگم سلمہا بنت مکرم شرف الدین صاحب ساکن ظہیر آباد (آندھرا) اور عزیز محمد الکریم سلمہ ابن مکرم عبدالرؤف صاحب ساکن حیدرآباد کی تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ اس تعلق سے نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۴ء کے موقعہ پر قادیان میں فرمایا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب میں چونکہ دور و نزدیک کے بہت سے غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ اس لئے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے مناسب موقعہ مؤثر خطاب کیا۔ فریقین نے خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار۔ شیخ مسعود احمد انیس معلم وقفِ جدید حیدرآباد۔

(۴) مورخہ ۲؍۲؍۸۵ کو مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم ناصر احمد سلمہ ابن مکرم ارشاد احمد صاحب ساکن امروہہ کا نکاح عزیزہ نصرت پروین سلمہا بنت مکرم نصیر احمد صاحب ساکن کانپور ملکی کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم ناصر احمد صاحب نے بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ سید آفتاب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۵) مورخہ ۴؍۱۱؍۸۴ کو خاکسار کے نواسے عزیز نذیر احمد بٹ سلمہ ابن عزیزم غلام رسول صاحب بٹ ساکن مرہامہ (کشمیر) کا نکاح خاکسار کی پوتی عزیزہ امۃ الحفیظ سلمہا بنت عزیزم بشیر احمد صاحب راتھر ساکن ہاری پاری گام کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار حکیم ولی محمد راتھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام۔

★ ــــ قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

بمبئی — مکرم پرویز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷/۲/۸۵ کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم منظور احمد صاحب ایم-اے نائب وکیل المال تحریک بمبئی کی زیر صدارت عزیزم احتشام الحق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز منصور احمد ابن مکرم غلام محمود صاحب راجپوری کی نظم خوانی کے ساتھ جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ خاکسار پرویز احمد اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ عزیز حمید احمد قمر نے حضرت مصلح موعودؓ کا عارفانہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اجتماعی دعا کے بعد خدام کرام و سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

★ — مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مجلس مقامی کے انتظام کے تحت مورخہ ۲۰/۲/۸۵ کو بمقام احمدیہ مسلم مشن محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس کی خبر کثیر الاشاعت اخبار رہنمائے دکن نے بھی شائع کی۔ جلسہ میں حیدرآباد و سکندرآباد کے افراد جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ مکرم حامد اللہ غوری صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مقصود احمد صاحب شرق کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالشہید صاحب۔ مکرم افضال الدین صاحب۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بی-ایس سی۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم یوسف حسین صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد حاضرین کی خدام نے چائے سے تواضع کی۔

★ — مکرم حمید احمد صاحب ناصر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۲/۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایتو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب جٹ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب واعظ نے درثمین سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار حمید احمد ناصر، مکرم محمد رفیق صاحب بٹ، مکرم فاروق احمد صاحب لون، مکرم نثار احمد صاحب میر، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم عبدالحمید صاحب بانڈے نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ — مکرم حمید احمد صاحب ناصر معتمد مجلس رشی نگر کی ہی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۱/۲/۸۵ کو بوقت ۲ بجے دوپہر لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے زیر صدارت محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ صدر لجنہ جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیزہ صفیہ اختر۔ زرینہ اختر اور مجیدہ اختر کی تلاوت کلام پاک کے بعد صدر لجنہ نے عہد دہرایا۔ عزیزہ شمیمہ اختر۔ فہمیدہ اختر۔ رخسانہ اختر اور لطیفہ اختر نے درثمین اور کلام محمود سے نظمیں پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد شاہینہ اختر۔ تانیہ اختر۔ نشاط اختر۔ حسینہ اختر۔ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ اور خاکسار حمید احمد ناصر نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ — مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر ہی یہ اطلاع بھی دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۵ دن کے دس بجے مسجد احمدیہ میں ناصرات اور اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور نے کی۔ تلاوت کلام پاک عزیزم بشیر احمد پڈر۔ بشارت احمد۔ مجیدہ اختر اور رخسانہ اختر نے کی۔ عزیزہ طریفہ اختر۔ نشاط اختر۔ نصرت اختر۔ شکیلہ اختر۔ ظہور احمد پڈر اور آزاد حسین نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد عزیزہ شاہینہ اختر۔ حسینہ اختر۔ نثار احمد لون۔ منظور احمد گنائی۔ نثار احمد میر۔ خاکسار حمید احمد ناصر اور مکرم مولوی عبدالسلام صاحب نے اس تقریب کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ — مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید سری نگر رقمطراز ہیں کہ مسجد احمدیہ سری نگر میں مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج صوبہ کشمیر نے کی اور عبدالمومن صاحب ٹاک نے حضرت المسیح الموعودؑ کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھا۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ، مکرم محمد یوسف خان صاحب ڈی-ایس-پی اور مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ تمام حاضرین کی خاکسار کی طرف سے چائے سے تواضع کی گئی۔

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی؟ (بقیہ صفحہ اوّل)

ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ سندھ کے ایک دور دراز کے گاؤں میں ایک ہندو بچے کی آنکھ میں مسجد نبوی کا ہیولہ نظر آجائے تو اس کی تو زیارتیں شروع ہو جاتی ہیں لیکن ان لوگوں کی جان، مال، عزت آبرو خطرے میں ڈال دی جاتی ہے جو شعوری طور پر کلمہ پڑھتے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی کے پچاس سالوں میں بارہا مسلمان علماء کو اس امر پر فخر کرتے دیکھا ہے کہ کسی عیسائی یا یہودی مصنف نے اپنی کتاب میں اسلام یا پیغمبر اسلام کے بارے میں کوئی اچھی بات لکھ دی ہو کیا آئندہ ہمارے علماء ان کتابوں کو بھی جلانے کا اہتمام کیا کریں گے۔

میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسلام پر صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں اسلام کا خدا رب العالمین ہے اس کے پیغمبر رحمۃ للعالمین ہیں اور اس کا قرآن ذکر للعالمین ہے اسلام سب قوموں جمعیتوں اور گروہوں کی یکساں میراث اور امانت ہے دوسرے اُسے جتنا بھی قبول کرتے چلے جائیں ہمیں اس پر ناراض ہونے کے بجائے خوش ہونا چاہیئے لیکن ہمارے علماء نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس سے نہ صرف اسلام کی اشاعت رک جائے گی بلکہ اسلام کے بارے میں دنیا بھر میں یہ تاثر پھیلے گا کہ یہودیت کی طرح یہ بھی ایک جابرانہ مذہب ہے جس پر چند گروہوں کی اجارہ داری ہے۔ حکومت وقت کے بقول پاکستان کی بنیاد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر اٹھائی جا رہی ہے پھر اس پاکستان میں کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کی مذہبی آزادی چھین کر اس کا خدا چھیننے کی کوشش کرے کلمہ طیبہ تو انسان پر خدا کے سوا کسی کے تسلط کو تسلیم ہی نہیں کرتا اس لئے پاکستان میں ہر شخص ہر فرقہ اور ہر اقلیت کو مذہبی آزادی ہونی چاہیئے اور اگر وہ فرقہ یا اقلیت اسلام ہی کے کلمے کو اپنا کلمہ قرار دیتی ہے تو اس پر ناخوش ہونے کے بجائے طمانیت اور شادمانی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سلسلے میں اہل پاکستان اور حکومت پاکستان کو از سر نو غور کرنا ہوگا ۱۹۴۷ء میں جماعت اسلامی کے مقابلے میں جماعت احمدیہ نے پاکستان کی حمایت کی تھی آج جماعت اسلامی تو پاکستان اور پاکستان کے نظریئے کی ٹھیکیدار بن بیٹھی اور بنا دی گئی ہے لیکن اس ملک میں جماعت احمدیہ کے سیاسی اقتصادی سماجی اور اب مذہبی حقوق بھی محفوظ دکھائی نہیں دیتے میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ قومی سطح پر یہ ایک "ناروا زیادتی" ہے اور اس کا تدارک ہونا چاہیئے۔ کلمہ طیبہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اگر ہماری حکومت اور ہمارے علماء نے احمدیوں کی مساجد کی پیشانیوں سے اسے مٹانے کی بدشو تماشہ کی اور صد سے گذر کر احمدیوں کے سینوں سے بھی اسے نوچنا شروع کر دیا تو ایک تاسف ہے کہ کلمہ تو زندہ رہے گا کیونکہ اس کا محافظ خود خداوند تعالیٰ ہے البتہ خدشہ ہے کہ اس کے مٹانے اور نوچنے والے کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں تکلف برطرف میرا وہم مجھے تھوڑا اور بھی آگے لے جاتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ جس پاکستان میں اللہ کی مساجد سے اس کا کلمہ مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں خواہ وہ مساجد احمدیوں ہی کی ہوں اگر اس کے باسی اس کلمہ دشمنی پر چپ رہے تو کہیں خدانخواستہ پاکستان ہی کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ میں حکومت وقت سے علمائے کرام سے اور ان سے بھی بڑھ کر پاکستان کے ساتھ محبت رکھنے والے عوام سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ میری ان گذارشات پر ٹھنڈے دل سے سوچیں میں احمدی نہیں ہوں میرے دور و نزدیک کے رشتہ داروں میں بھی کوئی احمدی نہیں بس ایک سیدھا سادہ پاکستانی ہونے کے ناطے پر کلمہ دشمنی کی اس روش سے مجھے خوف آرہا ہے۔ یہ کلمہ دشمنی نہ صرف ہماری صفوں میں مذہبی رواداری کے فقدان پر دلالت کرتی ہے۔ بلکہ ہمارے منافقانہ رویئے کی بھی غماز ہے۔ غور کیجئے کہ ایک طرف تو ہم کلمہ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ کے نعرے لگاتے پھرتے ہیں اور دوسری طرف اسی پاکستان میں اس کلمے کو مٹانے کے درپے ہو گئے ہیں۔ اس سے زیادہ منافقت کیا ہو گی۔ یقیناً ہر انصاف پسند اسے کلمہ دوستی کے بجائے کلمہ دشمنی ہی قرار دے گا ⭑

باشرح چندہ جات ادا کرنے کے متعلق حضور کا ارشاد

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سپین میں مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب سے قبل خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں۔ خدا انہیں برکتوں سے نوازتا ہے۔ یہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قربانی کرنے والوں پر بڑے فضل کئے ہیں۔...... جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے۔ خلیفہ وقت اُسے معاف کرسکتا ہے۔ جو احمدی شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا میں کھلے طور پر وعدہ کرتا ہوں کہ وہ درخواست دے۔ جس میں اپنے حالات بیان کرے۔ میں شرح میں کمی کی اجازت دے دونگا۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ خدا کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ خدا نے تو تمہیں ایک کروڑ دیا ہو اور تم چندہ دو ایک لاکھ پر اور کہو یہ کہ اس نے ایک لاکھ ہی دیا ہے۔......تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی آمد صحیح بتاؤ۔"

نیز حضور نے خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفۂ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو۔ اس وقت تک اس شرح میں بددیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے۔"

مزید فرمایا:۔

"پس خدا تعالےٰ جو دینے والا ہے۔ جو رازق ہے۔ اس کے ساتھ صدق وسداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں ہی کام آئیں گی۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے۔ جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے۔ اور یہی تو وہ خرچ ہے۔ جو برکتوں کا موجب ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات سے لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) کی باشرح ادائیگی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کو حضور کی منشاء مبارک کے مطابق باقاعدہ اور باشرح ادا کرکے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو پانے والے بنیں۔ اس طرح ان کے رزق اور مال میں برکت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دُعائے صحت کاملہ

(۱) :۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس کی دوسری بیٹی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا جو عرصہ قریبًا چھ ماہ سے حاملہ تھیں گزشتہ دنوں اچانک تشویشناک طور سے بیمار ہو گئیں۔ مجبورًا ڈاکٹروں کو آپریشن کرکے بچے کو مردہ حالت میں باہر نکالنا پڑا۔ مریضہ کی حالت اب بفضلہ تعالےٰ پہلے سے بہت بہتر ہے۔ عزیزہ کی کامل وعاجل شفایابی اور نعم البدل عطا ہونے کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

(۲) :۔ مورخہ ۸/۲/۸۵ کو مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کے ہاں کوسٹھیا ڈیوی ہسپتال بٹالہ میں پہلا بچہ تولد ہوا جو بقضائے الٰہی صرف دو دن زندہ رہ کر مورخہ ۱۰/۲/۸۵ کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم والدین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(ادارہ)

بدر کی اشاعت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے (مینیجر بدر قادیان)

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت .... قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت .... ہفتہ وار
(۳) (۴) پرنٹر و پبلشر .... ملک صلاح الدین
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام .... خورشید احمد انور
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام .... صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(ملک) صلاح الدین ایم۔اے۔ پبلشر قادیان

دُعائے مغفرت

(۱) :۔ مکرم رمضان علی صاحب ایم اے کے بھائی عزیز عباس علی صاحب ابن مکرم شرف الدین عبداللہ صاحب مرحوم مورخہ ۱۸/۱/۸۵ کو بعمر ۲۵ سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصوف جماعت ماتھرون (بردوان) کے فعال ممبر تھے ۲۰ سال کی عمر میں شوگر کا عارضہ لاحق ہوگیا اور وفات سے ایک ہفتہ قبل شدید طور پر بیمار ہو گئے جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ضعیف العمر والدہ اور بھائی اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین خاکسار

سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

(۲) :۔ افسوس خاکسار کے خسر مکرم غلام محمد صاحب گنائی آف رشی نگر (کشمیر) مورخہ ۱۹/۱/۸۵ بعمر ۶۲ سال اس دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نیک طبیعت، ملنسار اور پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے صرف دو بیٹیوں کی شادی ہو گئی ہے۔ قارئین کرام سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار: عبدالحمید ناصر مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر

درخواست ہائے دُعا

۔۔۔ مکرم عبدالواحد صاحب قریشی شاہجہانپور پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی بہن محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ کی علاج میں سہولت کے آپریشن کی کامیابی اور گھریلو پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ۔۔۔ مکرم عبدالمالک صاحب قریشی اپنی ہمشیرہ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ کی طرف سے ایک عدد ٹیپ ریکارڈر بغرض تبلیغ شوق پاؤں کو دے کر ان کی کامل شفایابی اور جملہ گھریلو پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ۔۔۔ اہلیہ مکرم محمد معین الدین صاحب آف لودھی پور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار

تنویر احمد خادم مبلغ شاہجہانپور۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH-275475
RESI-273903
CALCUTTA-700073.

"اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی
خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-
● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ
GHULAM MAHMOOD RAYCHOURY,
C/10 LACHMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOYA
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
693369
ٹیلی فون:-
BOMBAY-58

"مَیں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا۔
(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعودؑ)
پیشکش
لبرٹی ہوٹل
نمبر ۵-۳-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

AUTOCENTRE :- تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلی فون نمبر
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے ... اسٹینڈرڈ ... کار
HM
برائے ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر
HM
SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کار اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
AUTO TRADERS.
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI-571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8

ریگزین۔ نوم۔ چمڑے جینس اور دیلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ زنانہ و مردانہ، ہینڈ پرس بنی بریف یا پیوڈ
کورا اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTO WINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۵۰۲ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیسنر۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 94

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

لیمپ، ٹیپ ریکارڈر، ریڈیو، ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 5, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA BANGALORE -2-
PHONE:- 60555 8.

حیدرآباد میں
فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ - سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ
نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں
اعلیٰ و مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!